

مُبلّغات، عالمات اور طالبات کے لئے

تقریروں کا ایک حسین گلدستہ بنام




# لڑکیوں کی تقریریں


مؤلف

علامہ الحاج مفتی محمد نظام الدین قادری

سربراہ اعلیٰ: دار العلوم حضرت بلال، جھارکھنڈ



ناشر

SIRAAT PUBLICATIONS

www.siraatpublications.com



| | |
|---|---|
| کتاب کا نام | لڑکیوں کی تقریریں |
| مصنف | علامہ الحاج مفتی محمد نظام الدین قادری<br>سربراہ اعلیٰ: دار العلوم حضرت بلال، جھارکھنڈ |
| نظر ثانی | حضرت علامہ مولانا الحاج مشرف حسین صاحب کلکتہ توپسیا |
| سن اشاعت | جمادی الاولیٰ 1444ھ/ دسمبر 2022ء |
| ناشر | صراط پبلیکیشنز، انڈیا |



SIRAAT PUBLICATIONS

+919927187748 +919927187748

Siraat Publications Siraat Studio

www.siraatpublications.com

# حسب فرمائش

۞ عزیزہ ثنا صدف سلمہا

۞ عزیزہ سلمہ ناز سلمہا

۞ عزیزہ رضیہ جیلانی سلمہا

۞ عزیزہ مسکان حیات سلمہا

۞ عزیزہ آسیہ پروین سلمہا

۞ عزیزہ ناظمہ صبا سلمہا

۞ عزیزہ نسا صالحہ سلمہا





# تہدیہ

سراج المفسرین، فخر المحدثین، زبدۃ لعارفین، امام الکاملین

نبیرۂ اعلیٰ احضرت، وارث علوم مجدد دین وملت

مظہر حجۃ الاسلام، شہزادۂ مفسر اعظم، جانشین مفتی اعظم

تاج شریعت، بدر طریقت، قاضی القضاۃ فی الہند

سیدی، مرشدی حضرت علامہ الحاج

الشاہ **اختر رضا خان** قادری نوری رضوی

علیہ الرحمۃ والرضوان کی عبقری شخصیت کے نام

گر قبول افتد زہے عز وشرف!

**محمد نظام الدین قادری**

سربراہ اعلیٰ دار العلوم حضرت بلال ناوا، اہرا، بیریا،

گریڈیہہ، جھارکھنڈ

9831152483

# شرف انتساب

۞ مرحوم جناب عتب علی صاحب (دادا جان)

۞ مرحومہ پرویزن خاتون (دادی جان)

۞ مرحوم جناب عبدالقادر صاحب (چچا جان)

۞ مرحومہ حسینہ خاتون (چچی جان)

۞ مرحوم محمد شہاب الدین انصاری صاحب

(والد محترم مولانا محمد عظیم الدین حبیبی)

۞ مرحوم آسمہ خاتون

(والدہ محترمہ مولانا محمد عظیم الدین حبیبی)

وجملہ مرحومین اہل خاندان







# تقریظ جمیل

حضرت مولانا افضل حسین صاحب ضیائی رضانگر، درجنا ڈیہہ، گریڈیہہ

☆☆☆☆



**نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم**

ناچیز نے حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی **محمد نظام الدین** صاحب قادری کی تازہ ترین تصنیف **لڑکیوں کی تقریریں** کا مطالعہ کیا۔

اس کتاب کے سارے مضامین بہت اچھے اور انداز تحریر بھی بہت عمدہ ہے میرے خیال سے دور حاضر میں ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی سو مفتی صاحب قبلہ نے اس موضوع پر قلم اٹھا کر قابل تحسین کام کیا ہے۔

یہ کتاب خصوصی طور پر مدارس اسلامیہ کی بچیوں کے لیے بہت مفید و کارآمد ہے۔

لہٰذا مدارس اسلامیہ کے معلمات کرام سے گزارش ہے کہ طالبات کو اس کتاب سے تقریر یاد کروائیں اور ان کو خطابت کا عادی

بنائیں تا کہ مستقبل میں بچیوں کے اندر تقریر کرنے کا ملکہ پیدا ہو اور بولنے میں جھجک محسوس نہ ہو۔

پہلے بچیوں کو مدرسے میں بچیوں ہی کی محفل میں تقریر کروائیں پھر جب اچھی طرح تقریر یاد ہو جائے تو بڑی محفلوں میں موقع دیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو مقبول فرمائے۔

الفقیر محمد افضل حسین ضیائی





# تقریظ احسن

حضرت مولانا محمد نصیر الدین صاحب برکاتی نوری، محلہ بھتوا

ٹانڈ، گریڈیہہ

☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم**

برصغیر ہند و پاک اور دیگر ممالک میں بھی حضرت علامہ الحاج مفتی **محمد نظام الدین** صاحب قادری کی ہمہ گیر شخصیت سے اب کون نا واقف و نا آشنا ہے۔

موصوف گرامی کے ہزاروں فتوے شائع ہو چکے ہیں موصوف کی تصنیفات میں سے: عورتوں کے ضروری مسائل اور فتاویٰ نظامیہ المعروف فتاویٰ حضرت بلال بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔

موصوف کی تازہ ترین تصنیف زیر نظر **لڑکیوں کی تقریریں** اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، جس سے اگلی دینی خدمات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

موصوف نے دور حاضر کے جدید تقاضوں کے پیش نظر نئی نسل کے اذہان وافکار پر مذہبی رنگ چڑھانے اور ان کے قلب و روح کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی غرض سے تقریروں کا یہ سلسلہ جاری کیا ہے جو نہایت ہی سہل اور عام فہم زبان میں ہے تا کہ اسے کم پڑھی لکھی بچیاں بھی خاطر خواہ استفادہ حاصل کر سکیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل موصوف گرامی کو زیادہ سے زیادہ دین وملت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خیر اندیش!

الحقیر محمد نصیرالدین برکاتی





## نذرانۂ عقیدت

۞ حضرت علامہ مولانا الحاج مشرف حسین صاحب قبلہ، خطیب وامام نوری مسجد سانپ گاچھی، توپسیا، کلکتہ، بنگال

۞ حضرت علامہ مولانا محمد فدا حسین صاحب، گریڈیہا، گریڈیہہ، جھارکھنڈ

۞ حضرت علامہ مولانا محمد اکبر حسین صاحب ساقی، بانی دارالعلوم حضرت فاطمہ گریڈیہہ، جھارکھنڈ

۞ فدائے ملت حضرت علامہ مولانا منظور عالم صاحب بانی دارالعلوم حضرت فاطمہ گریڈیہہ، جھارکھنڈ

۞ حکیم ملت حضرت علامہ مولانا احمد رضا صاحب، بانی دارالعلوم حضرت فاطمہ گریڈیہہ، جھارکھنڈ

۞ معمار ملت حضرت علامہ مولانا عبدالسبحان صاحب، بانی دارالعلوم حضرت فاطمہ گریڈیہہ، جھارکھنڈ

۞ حضرت حافظ و قاری قاسم حسین صاحب، مہرائیڈیہہ، گریڈیہہ، جھارکھنڈ

۞ خطیب اہلسنت حضرت مولانا غلام مرسلین صاحب، بانی دارالعلوم باغ مدینہ، گریڈیہا، گریڈیہہ، جھارکھنڈ

## پہلی تقریر

# فضائل درود وسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدُ للهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ:

فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمُ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلآئِكَـتَه يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰا اَيُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

کھو کے ان کی یاد میں ہر دم جو پڑھتا ہے درود
اپنے اس عاشق کا سنتے ہیں میرے آقا درود
آقا نے پوچھا گلوں کے رس میں ہوتی ہے مٹھاس
مکھی بولی آقا کرتا ہے اسے میٹھا درود

جب عمل پڑ جائیں گے کم آئیں گے شاہ اُمم
کام آئے گا تمہیں محشر میں پھر پڑھنا درود
اپنے آقا کی لحد پر جا کے بھی کرتے تھے پیش
پیارے صدیق و عمر ، عثمان ، علی مولا درود
کعبے کے بدرالدجیٰ پڑھ لو سمجھ جاؤ گے تم
لکھ نہیں سکتا کوئی احمد رضا جیسا درود
جو درود پاک سے ہے دور رُسوا ہے وہی
اس کی ہی توصیف ہوتی ہے جو پڑھتا ہے درود د

میری پیاری پیاری ماؤں اور بہنوں کچھ سننے اور سنانے سے پہلے حضور اکرم نور مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود اسلام کا نذرانہ پیش کریں پڑھیے بلند آواز سے:

**اللھم صلی علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد و بارک وسلم صلوا علیہ صلاۃ و سلاما علیک یا رسول اللہ۔**

**محترم المقام قابل صد احترام خواتین اسلام!** آج میری تقریر کا عنوان ہے: فضائل درود و سلام بیشک اللہ تبارک وتعالی نے قرآن مجید میں بہت سارے احکامات ارشاد فرمائے۔ بہت انبیائے کرام کے توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائی۔ ان کے اعزاز و اکرام بھی فرمائے۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ ان کو سجدہ کرو۔ کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی یہ کام کرو۔ یہ اعزاز و اکرام صرف سید الکونین فخر دو عالم صلی اللہ علیہ تعالی علیہ وسلم کے لیے ہے چوں کہ اللہ تبارک و تعالی نے درود پاک کی نسبت (اولاً) اپنی طرف اور اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر تو اے ایمان والو! تم بھی اپنے نبی پر خوب درود وسلام بھیجو۔

**محترم سامعات!** درود پاک کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے میں چند حدیثوں کا ذکر کروں گی، جیسا کہ درود وسلام والی کتابوں میں درود پاک پڑھنے والے کی فضیلت اور آپ کا اسم گرامی سنتے وقت درود پاک نہ پڑھنے والوں کے لیے وعید آئی ہے۔

چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ تعالی وسلم نے ارشاد فرمایا:

**"من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشر"۔**

**ترجمہ:** جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ دس

مرتبہ اس پر رحمت نازل فرمائے گا۔

(مسلم ابوداود،نسائی،ترمذی،ابن حبان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**"من ذکرت عندہ فلیصل علی و من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشر"۔**

ترجمہ: جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالی دس بار اس پر رحمت نازل فرمائے گا۔

پھر ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

**"من صلی اللہ علی من امتی صلوات مخلصا من قلبہ صلی اللہ علیہ بھا عشر صلوات ورفعہ بھا عشر درجات و مکتب لہ بھا عشر حسنات و محا عنہ عشر سیآت"۔**

(نسائی،طبرانی،بزاز)

ترجمہ: میری امت میں سے جو شخص اخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالی دس بار اس پر رحمت نازل فرمائے گا،اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا،دس نیکیاں لکھ دے گا،اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

آئیں ہم سب مل کر ایک بار پھر اپنے آقا کی بارگاہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرلیں پڑھیے بآواز بلند:

بلغ العلیٰ بکماله

کشف الدجیٰ بجماله

حسنت جمیع خصاله

صلوا علیه واله

ایک روایت میں ہے: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، دس گناہ مٹادے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (احمد،نسائی،ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالی اس پر ستر مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور فرشتے ستر مرتبہ اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔(احمد بسند حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ ابھی ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام (وحی)

لیکر رب ذوالجلال کی طرف سے میرے پاس آئے ہیں کے روئے زمین پر رہنے والا کوئی مسلمان جو آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا میں اس پر دس بار رحمت نازل فرماؤنگا اور میرے فرشتے اُس کے لیے دس بار دعائے مغفرت کرینگے۔

آئیں ہم سب ملکر ایک بار پھر اپنے آقا کی بارگاہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرلیں پڑھیے با آواز بلند:

**اللهم صلى على سيدنا و شفيعنا و نبيينا و مولانا محمد و بارک وسلم صلوا عليه صلاة و سلاما عليک يارسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔**

**محترم سامعات!** درود شریف پڑھنے سے برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔اسی سے متعلق میں آپ حضرات کو ایک عجیب واقعہ سنانے جارہی ہوں بغور سماعت کریں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ جب ہم مدینہ شریف کے شارع عام کے چوراہے پر پہنچے تو ایک عربی دیہاتی کو دیکھا کے وہ ایک اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر ٹھہر گیا۔ہم سب اس کے اردگرد جمع ہو گئے اس دیہاتی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اس سے اس کی خیریت پوچھی۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا جو دیکھنے میں چوکیدار معلوم ہوتا تھا اس نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) اس اعرابی نے میرا اونٹ چرالیا ہے یہ سن کر اونٹ فوراً بلبلانے لگا، تھوڑی دیر کے بعد دھیما ہونے لگا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بلبلاہٹ اور آواز کو غور سے سنا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوکیدار کی طرف رخ کرکے ارشاد فرمایا تم اپنے دعوے سے باز آجاؤ اس لیے کہ اونٹ تمہارے خلاف گواہی دے رہا ہے، تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو چنانچہ چوکیدار اپنے دعوت سے پھر گیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کے تم نے میرے پاس آتے ہی کیا کہا تھا؟ تو اس اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میں نے یہ پڑھا تھا:

**اللھم صلی علی محمد حتی لا تبقی صلواة ، اللھم بارک علیٰ محمد حتی لا تبقی برکة، اللھم وسلم علی محمد حتی لا یبقی سلام، اللھم و ارحم علی محمد حتی لا تبقی رحمة۔**

ترجمہ: اے اللہ! جب تک رحمت باقی رہی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما، یا اللہ! جب تک برکت باقی رہے محمد (صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ) پر برکت نازل فرما، یااللہ! جب تک درود سلام باقی رہے محمد ( صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ) پر درود وسلام نازل فرما، خدایا! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مہربانی فرما جب تک کے رحمت اور مہربانی باقی رہے۔

یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''رب تبارک وتعالیٰ نے اس معاملے کو میرے لیے منکشف کر دیا ہے اور اونٹ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بول رہا تھا اور فرشتوں نے آسمان کو گھیر لیا تھا''

(حیواۃ الحیوان)

آئیں ہم سب مل کر ایک بار پھر اپنے آقا کی بارگاہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرلیں پڑھیے با آواز بلند:

بلغ العلیٰ بکماله
کشف الدجیٰ بجماله

حسنت جمیع خصاله
صلوا علیه واله

**میری ماں اور بہنو!** اپنے آقا و مولیٰ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہمیشہ درود شریف کا نذرانہ پیش کرتی رہنا۔ کیونکہ درود شریف پڑھنے سے احد پہاڑ اور ایک قیراط کے برابر ثواب

ملتا ہے، ترازو اجروثواب سے بھر جاتا ہے، دنیا وآخرت کے تمام امور کی کفایت ہے۔ غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت ہے، قیامت کی ہلاکیوں سے نجات ہے، اس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے، رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے، رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے، اللہ کے غضب سے امان ملتی ہے، عرش کے نیچے اس کے لیے سایہ ہوگا، حوض کوثر سے سیراب ہوگا، جہنم سے آزادی ملے گی۔ پل صراط سے پار ہونے میں آسانی ہوگی، صدقات کے قائم مقام ہیں، اس کی برکت سے مال بڑھتا ہے، سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں، درود پڑھنا عبادت میں سے ہے، اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل ہے، مجالس کی زینت ہوتی ہے، درود شریف فقیری اور تنگی کو دور کرتا ہے، لوگوں میں ممتاز بناتا ہے، پڑھنے والے کو نفع ہی نفع ہے، پھر اس کی اولاد کو بھی نفع ہوتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل ہوتا ہے، دشمنوں پر مدد حاصل ہوتی ہے، خواب میں حضور کی زیارت ہوتی ہے، مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

ایک بار اپنے آقا کی بارگاہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرلیں پڑھیں بآواز بلند:

**اللھم صل علی سیدنا و شفیعنا و نبینا مولانا محمد و بارک وسلم صلوا علیه صلواة وسلام علیک یا رسول الله**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**محترم سامعات!** جہاں ایک طرف درود شریف پڑھنے والے کے لیے بے شمار فضائل ہیں وہیں دوسری طرف درود شریف نہ پڑھنے والوں کے لیے وعیدیں بھی ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے'' (ترمذی، باب الدعوت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھو دیا'' (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوٰۃ)

حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ منبر کے قریب ہو گئے حضور اکرم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے جب پہلے زینے پر قدم رکھا ہاں تو فرمایا آمین، جب دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور منبر سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا:

ہم نے آپ سے آج منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت حضرت جبرئیل امین میرے پاس آئے تھے جب میں نے منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی؛ میں نے کہا آمین، جب میں نے دوسرے زینے پر قدم رکھا تو کہا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو مگر وہ آپ پر درود نہ بھیجے؛ میں نے کہا آمین، جب میں نے تیسرے زینے پر قدم رکھا تو کہا وہ شخص ہلاک ہو جائے جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کی خدمت کر کے جنتی نہ بنا؛ میں نے کہا آمین''۔ (القول البدیع للامام البخاری، صفحہ ۷۷)

**محترم سامعات!** اپنے آقا کی بارگاہ میں ایک بار درود شریف کا نذرانہ پیش کر لیں پڑھیں۔

با آواز بلند:

**اللھم صلی علی سیدنا و شفیعنا و نبیینا و مولانا محمد و بارک وسلم صلوا علیہ صلاۃ و سلاما علیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔**

**میری پیاری اسلامی بہنو!** یاد رکھنا جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑتا ہے وہ بخیل ہے، بدبخت ہے، جنت کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے، اللہ کی رحمت سے دور ہے، وہ قابل نفرت ہے، جہنم اس کا

ٹھکانہ ہے۔

**محترم المقام خواتین اسلام!** اب میں کچھ آداب درود بیان کرنے جارہی ہوں بغور سماعت فرمائیں اور اس پر عمل بھی کریں:

درود سلام پڑھنے سے پہلے اپنے دل کو تمام گناہوں سے پاک وصاف کر لینا، مسواک وغیرہ سے منہ اور دانتوں کو صاف کر لینا، مکمل وضو کر لینا، پاک کپڑے پہن لینا، صاف اور ستھری جگہ پر قبلہ رو مصلّٰی بچھا کر بیٹھ لینا اور درمیانی آواز سے شوق و ذوق سے مکمل دھیان اور توجہ کے ساتھ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت نظاروں کو دل میں جمع کر یوں پڑھنا:

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسّلام
زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسّلام

رب ہبلی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسّلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسّلام

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسّلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر گئے

جُھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسّلام

سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسّلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گُل کھِلا باغِ اُحد کا الصلوٰۃ والسّلام

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسّلام

بلغ العلیٰ بکماله
کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلوا علیه واله

**وماعلیناالاالبلاغ**



## دوسری تقریر

### محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمدلله الذی ابداء لافلاك والارضین,و الصلواة والسلام علی سید المرسلین اما بعد:

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم، بسم الله الرحمن الرحیم,قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم۔(سورۂ آل عمران،آیت نمبر31)

صدق الله المولانا العظیم وبلغنا رسوله النبی الکریم و نحن علی ذالک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العلمین۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** کچھ سننے اور سنانے سے پہلے آقائے نامدار، مدنی کے تاجدار، سرکارکل،فخر رسل، سیاح لامکاں ، مالک انس وجاں، سید ابرار واختیار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش کریں:

اللهم صلی علی سیدنا و شفیعنا و نبیینا و مولانا محمد

**و بارک وسلم صلوا علیہ صلاۃ وسلاما علیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔**

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میری تقریر کا عنوان محبت رسول ہے: ابھی ابھی میں نے خطبہ مسنونہ کے بعد جس آیت کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کیا ہے اس کا صاف ستھرا ترجمہ یہ ہے:

اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمابردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

**خواتین اسلامیہ!** ہم نے کسی کو کسی سے ایسی محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی محبت صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کی ہے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** امت پر رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں سے ایک اہم حق آپ سے محبت کرنا ہے اور ایسی محبت

مطلوب ہے جو مال و دولت سے، اہل وعیال سے بلکہ خود اپنی جان سے بھی بڑھکر ہو کیونکہ کوئی بھی آدمی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ ماں باپ سے، بیوی بچوں سے اور خود اپنی جان سے بڑھکر حضور پاک سے محبت نہ کرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

**"لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ والناس اجمعین۔"**

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب مجھے نہ سمجھے۔

**محترم خواتین اسلام!** اگر آپ کامل مومنہ بننا چاہتی ہیں تو اولاد سے زیادہ رسول سے محبت کرنی ہوگی، رشتہ داروں سے زیادہ رسول سے محبت کرنی ہوگی، والدین سے زیادہ رسول سے محبت کرنی ہوگی، دوست واحباب سے زیادہ رسول سے محبت کرنی ہوگی حد تو یہ ہے کہ اگر کامل مومنہ بننا چاہتی ہیں تو اپنی جان سے بھی زیادہ رسول سے محبت کرنی ہوگی کیونکہ محبت رسول تمام عبادتوں سے افضل ہے، محبت رسول تمام سجدوں افضل ہے، محبت رسول تمام روزوں سے افضل ہے، محبت رسول تمام نمازوں سے افضل ہے، محبت رسول دنیا کی تمام چیزوں سے افضل

ہے،محبت رسول جنت سے بڑھکر ہے،محبت رسول باپ کی محبت سے بڑھکر ہے،محبت رسول بیٹے کی محبت سے بڑھکر ہے،محبت رسول بھائی کی محبت سے بڑھکر ہے،محبت رسول شوہروں کی محبت سے بڑھکر ہے،محبت رسول کنبے کی محبت سے بڑھکر ہے،محبت رسول کاروبار کی محبت سے بڑھکر ہے۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکواۃ اچھی

مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحیٰ کی عزت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

## ایک صحابی کا عشق رسول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا حبیبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی سرکار کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نے قیامت کی تیاری کر لی تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ میرے پاس روزوں کا انبار نہیں، یا رسول اللہ میرے پاس نمازوں کا ذخیرہ نہیں، یا رسول اللہ میرے پاس نیکیوں کا

ڈھیر نہیں، یا رسول میں نے زیادہ خیرات نہیں کی، یا رسول اللہ آخرت کے لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے مگر میرے دل میں اللہ اوراس کے رسول کی محبت کا چراغ روشن ہے، میرے دل میں اللہ اوراسکے رسول کی محبت ہر چیز سے زیادہ ہے یہ سن کر رسول کائنات فخر موجودات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کو جنبش ہوئی اور یہ ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہے تو تم میرے ساتھ جنت میں رہو گے۔

## حضرت خبیب کا عشق رسول

**خواتین ملت اسلامیہ!** سیدنا حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کی ایک سازش میں ان کی زد میں آگئے، کفار مکہ نے انہیں چند دنوں تک بھوکا پیاسا قید میں رکھا، پھر انہیں سولی پر لٹکانے کے لیے ایک مقام پر لے آئے اور پھر تختہ دار پر کھڑا کر دیا اور ظالموں نے کہا: اے خبیب اگر تم جان بچانا چاہتے ہو تو اسلام چھوڑ دو تو رہائی دے دونگا، اسلام چھوڑ دو تو جان بخش دونگا، اسلام چھوڑ دو تو آزادی کا پروانہ دے دونگا۔

ظالموں نے سوچا کہ حضرت خبیب جان جانے کے خوف سے رسول اللہ کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دینگے، رسول اللہ سے محبت کرنا چھوڑ دینگے لیکن اسے کیا پتا تھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوانہ جان تو دے

سکتا ہے مگر نبی پاک کا دیا ہوا ایمان نہیں چھوڑ سکتا، پوری کائنات کی دولت کوٹھوکر تو مار سکتا ہے لیکن رسول پاک کے قدم ناز میں ایک کانٹا بھی چوبھے یہ برداست نہیں کرسکتا۔

حضرت خبیب کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں زنجیر لگے ہوئے تھے، حضرت خبیب دشمنوں کے نرغے میں تھے پھر بھی علی الاعلان کافروں سے مخاطب ہوکر کہہ رہے تھے کہ اے ظالمو! جب محبت رسول ہی نہیں رہے گی تو جان بچا کر کیا کرونگا، جب رسول پاک کا دیا ہوا ایمان ہی نہیں رہے گا تو جان بچا کر کیا کرونگا۔

ائے ظالمو! اگر تم چاہو تو میرے سینے کو چھلنی کردو، میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردو، میری جان لے لو لیکن یادرکھنا جس دامن رحمت سے میں وابستہ ہوں اسے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا، اسلام سے روگردانی نہیں کر سکتا، جب ظالموں نے دیکھا کہ خبیب اسلام نہیں چھوڑے گا تو نیزوں سے انہیں اذیت دینے لگے، ایک شقی القلب نے نیزے سے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ چھید کردیا، پھر بھی حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چٹان کی طرح مضبوطی کے ساتھ جلوۂ جہاں آرا کو دل میں بسائے ہوئے ثابت قدم رہے اور جوش عقیدت میں بول اٹھے کہ:

جو جان مانگوگے تو جان دونگا

جو مال مانگوگے تو مال دونگا

مگر نہ مجھ سے یہ ہوسکے گا

کے نبی کا جاہ و جلال دونگا

آخر کار حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہنستے ہنستے جام شہادت نوش فرمایا مگر جالموں کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ (البدایہ والنھایہ)

**خواتین ملت اسلامیہ!** نبی کا عاشق ہوتو ایسا ہو، نبی کا دیوانہ ہوتو ایسا ہو، نبی کا چاہنے والے ہوتو ایسا ہو، نبی کا کلمہ پڑھنے والا ہوتو ایسا ہو، نبی کا غلام ہوتو ایسا ہو جو ایمان کی حفاظت کے لیے مسکراتے ہوئے جان دے دے مگر اف تک نہ کرے۔

## حضرت صدیق اکبر کا عشق رسول

**خواتین ملت اسلامیہ!** میدان بدر میں کافروں اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوئی اس لڑائی میں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ابوجہل کی طرف سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے فرزند (حضرت عبدالرحمن تھے جو جنگ بدر سے پہلے حالت کفر پر تھے) جب دوران جنگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ، اپنے فرزند (عبدالرحمٰن) کی زد میں آگئے

تو محبت پدری نے جوش مارا اور حضرت عبد الرحمٰن نے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لیا۔

غزوہ بدر کے بعد سیدنا عبد الرحمٰن نے اسلام قبول کرلیا ایک دن دوران گفتگو اپنے والد سے کہتے ہیں کہ ابا حضور لڑائی کے دن میری تلوار آپ کی گردن تک پہنچ چکی تھی لیکن میں نے آپ کو باپ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا اتنا سننے کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے سن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میری تلوار تمہاری گردن تک پہنچ جاتی تو عشق رسول میں، میں تجھے بیٹا سمجھ کر چھوڑ نہیں دیتا بلکہ دشمن رسول سمجھ کر تیری گردن اڑا دیتا کیونکہ حق و باطل کی لڑائی میں خون کا رشتہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ نبی کا وفادار کون ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا ہی خوب کہا ہے:

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

**خواتین ملت اسلامیہ!** دیکھا آپ نے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت رسول، محبت اولاد پر غالب آگئی یقیناً جو مومن کامل ہوتا ہے وہ جان و مال عزت و آبرو، دوست واحباب گویا کہ دنیا و

آخرت ہر چیز سے زیادہ رسول سے محبت کرتا ہے اور یہی مومن کامل کی پہچان ہے۔

## ایک یہودی نوجوان کا عشق رسول

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک یہودی شخص رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا شب وروز رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیا کرتا تھا۔ اس یہودی کا ایک بیٹا تھا وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی غرض سے راستے میں کھڑا رہتا ایک روز سرکار دو عالم مدینہ منورہ کے راستے سے تشریف لے جارہے تھے اس یہودی نوجوان نے سرکار اقدس کے چہرۂ اقدس کو دیکھا جب آنکھ سے آنکھ ملی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور یہودی نوجوان کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا اس کے دل میں بغض وعداوت کا جو چراغ جل رہا تھا وہ بجھ گیا اور اس کے سینے میں عشق رسول کی شمع روشن ہوگئی اب اس نوجوان کی حالت یہ ہوگئی کہ جب تک وہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہ کرلیتا اسے چین وسکون نہیں ملتا اس کے دل میں ماں باپ کی محبت اور رسول پاک کی محبت کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

آخر کار محبت رسول، محبت مادر و پدر پر غالب آگئی جب اس کا

دل محبت رسول میں تڑپنے لگتا تو کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر مسجد نبوی کے ارد گرد ٹہلنے لگتا اور رسول پاک کا دیدار کر کے ایک بیمار کی طرح گھر لوٹتا۔ اب وہ بیمار رہنے لگا اس کے والدین نے بہت علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا ایک روز اس کے باپ نے اسکے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے میں نے تیرا بہت علاج کروایا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا، اے میرے بیٹے اب میں ہار چکا ہوں، اے میرے نور نظر اب میری ہمتیں جواب دے چکی ہیں، اے میرے لال، اے میرے گھر کے چشم و چراغ اگر تمہاری کوئی آخری تمنا ہو تو بتا دو میں اسے پوری کرنے کی کوشش کرونگا۔ بیٹے نے کہا ابا حضور آپ وعدہ کرو اگر آپ میری آخری تمنا پوری کرو تو میں اظہار کرونگا، باپ نے کہا بیٹا میں تمہاری آخری تمنا ضرور پوری کرونگا بتاؤ تو سہی تمہاری آخری آرزو کیا ہے، بیٹے نے سسکتے ہوئے کہا ابا حضور آپ برا نہ مانیں میں چند دنوں سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گرفتار ہوں لیکن آپ کے خوف سے یہ راز کسی پر ظاہر نہ کر سکا، اب آخری تمنا یہی ہے کہ ایک بار اس نورانی چہرے کو دیکھ لوں اور میری روح نکل جائے، بیٹے کی زبان سے یہ جملہ سننے کے بعد باپ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا مگر اس نے اپنے اکلوتے بیٹے سے آخری خواہش کو پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

لہٰذا اس نے اپنے غم و غصہ پر قابو رکھتے ہوئے کہا اے میرے

بیٹے میں تمہاری ہر خواہش پوری کرونگا اگر چہ یہودی قوم ملکر مجھے ذات سے باہر کر دیں لیکن میں تمہاری خوشی کی خاطر سب کچھ برداشت کرونگا، اس یہودی نے مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہوکر آواز لگایا کہ میں محمد عربی سے ملنا چاہتا ہوں یہ خبر سنکر رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کیا کہنا ہے، جب اس یہودی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھری باتیں سنی تو اس کا دل نرم ہو گیا اور غمگین آواز میں کہا میرا اکلوتا بیٹا عین جوانی میں دنیا سے جارہا ہے اور اسکی حالت یہ ہے کہ وہ آپ کی محبت میں گرفتار ہے، آپ کے عشق کی آگ میں میرا بیٹا جل رہا ہے، اس کی زندگی کی آخری سانسیں چل رہی ہے اور اب اسکے زندہ رہنے کی ساری امیدیں ختم ہو چکی ہیں مگر مرنے سے پہلے وہ آپ کے رخ زیبا کا دیدار کرنا چاہتا ہے، آپ سے اتنی گزارش ہے کہ اس کی آخری تمنا پوری کر دیجئے اور اس کے سرہانے کھڑے ہوکر آخرت کی نجات کا مژدہ سنا دیجئے، یہ سنکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے میرے جاں نثار صحابیو! آؤ میرے ساتھ چلو، اس خوش بخت نوجوان کو دیکھ آئیں، جب یہ نورانی قافلہ یہودی کے گھر پہنچا تو دیکھا اس نوجوان کی آنکھیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے کرتے بند ہوگئی ہیں، اس نوجوان کے باپ نے بھرائی ہوئی آواز میں

بلبلا کر کہا: اے میرے لال آنکھیں کھولو، دیکھو تم جن کے دیدار کے متمنی تھے، وہ رسول آخرالزماں تشریف لا چکے ہیں، تمہارے سرہانے تشریف فرما ہیں، اس نوجوان نے آمد رسول کی خبر سن کر اپنی آنکھیں کھول دی اور رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلمن کا نورانی چہرہ دیکھ کر دھیمی آواز میں کہا، یا رسول اللہ، میں اپنے دل میں آپ کے عشق ومحبت کی مقدس امانت لیے ہوئے عالم جاودانی کی طرف جارہا ہوں، یا رسول اللہ میری آخری تمنا یہ ہے کہ آپ کے غلاموں میں میرا بھی نام درج ہو جائے مگر یارسول اللہ میرے اعمال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایک بھی سجدہ نہیں ہے، میری نجات کیسے ہو سکے گی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے نوجواں تم کلمہ توحید کا اقرار کرلو، میں تمہاری نجات کی ضمانت دیتا ہوں، اس نوجوان نے آخری سانس لیتے ہوئے کہا اے میرے مالک قبر کی پہلی منزل سے لیکر جنت داخل ہونے تک آپ کی ضمانت پر اسلام قبول کرتا ہوں:

**اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمدرسول اللہ۔**

کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی اس کی روح قفص عنصری سے پرواز ہوگئی۔

ایک بار باآواز بلند درود شریف پڑھیے:

**اللھم صل علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد و**

بارک وسلم صلوا علیه صلواة وسلاما علیک یا رسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** یہودی کا سارا گھر ماتم کدہ بن گیا، اس یہودی نوجوان کے باپ نے کہا: حضور اب یہ مسلمان کا جنازہ میرا نہیں بلکہ اسلام کی امانت ہے، اب اس کا جنازہ میرے گھر سے نہیں بلکہ آپ کے در رحمت سے اٹھے گا، تجہیز وتکفین کی ساری ذمہ داریاں اب آپ کے سپرد ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کہا کہ عشق وعرفان کا یہ خزانہ اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لے چلو، اس جنتی دولہا کا جنازہ مدینے کی گلیوں سے دھوم دھام سے نکالا جائے گا۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اس عاشق رسول کے جنازے کو غسل دے دیا گیا کفن بھی پہنا دیا گیا اب نماز جنازہ پڑھی جانے والی ہے، جنازہ میں شرکت کے لیے قرب وجوار کے سبھی لوگ جمع ہو گئے، جب آخری دیدار کے لیے چہرے پر سے کفن ہٹایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ اس عاشق رسول کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن تھا اور ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** یہ دنیا سے جانے والا خالی ہاتھ نہیں جا رہا تھا بلکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت کا اقرار نامہ اس کے ساتھ تھا، عاشق رسول کے جنازے میں اتنے لوگ جمع ہو گئے کہ مدینے کی

گلیوں میں تل رکھنے کی جگہ نہیں رہ گئی ،سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ و سلم صرف پنجوں کے بل چل رہے تھے ایڑی مبارک زمین پر نہیں لگ رہی تھی ، ایک صحابی نے یہ منظر دیکھ کر حیرانی سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پنجوں کے بل کیوں چل رہے ہیں،تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ آج آسمان سے رحمت کے فرشتے اتنی کثرت سے آئے ہیں اور جنازے میں شریک ہیں کہ ان کے ہجوم میں پورا قدم زمین پر رکھنے کے لیے جگہ نہیں مل رہی ہے۔

اس عاشق رسول کا جنازہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اُتارنے لگے تو لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبر نور سے جگمگا رہی ہے، اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا پسینہ آرہا تھا کہ کرتا مبارک پسینہ کے قطروں سے بھیگ گیا، حضور جب قبر سے باہر تشریف لائے تو حضور کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا بات ہے کہ آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب یہ نوجوان مجھ سے جنت کی ضمانت لے رہا تھا تو حوران بہشت نے سن لیا، اس لیے وہ جنتی لباس اور جنتی خوشبو لیکر پہلے ہی سے قبر میں حاضر تھیں، وہ جنتی دولہا کو لینے آئی تھیں اور حوران جنت کے ہجوم کی وجہ سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا، یہ سنکر صحابہ کرام خوشی سے جھوم اٹھے اور کہنے لگے کہ ایک ایسا نوجوان جس نے

زندگی میں ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا صرف عشق رسول نے اسے اعلیٰ منصب پر پہنچادیا۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی ہے

## ایک انصاری عورت کا عشق رسول

**خواتین ملت اسلامیہ!** مردوں کی فدائیت تو اپنی جگہ مسلم ہے، مسلم خواتین کو بھی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ایسا بے نظیر اخلاص تھا کہ وہ حضور کے وجود کو اپنے تمام اقربا سے زیادہ قیمتی تصور کرتی تھی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج اس محفل محبت میں ایک عاشقہ صادقہ کی ترجمانی کرنے جارہی ہوں جن کے جذبات کچھ یوں تھے:

اے محبوب دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میرا تخت بھی تو میرا تاج بھی تو
میرا کل بھی تو میرا آج بھی تو

میرا یار بھی تو میرا مان بھی تو
غمخوار بھی تو ایمان بھی تو
دیوان بھی تو سلطان بھی تو
رحمت بھی تو امان بھی تو
میری ذات بھی تو اوقات بھی تو
سرور بھی تو رحمت بھی تو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے دن اہل مدینہ بہت پریشان تھے، چونکہ اس جنگ میں یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہید ہوگئے، اس لیے مدینہ شریف کی عورتیں عالم گھبراہٹ میں گھروں سے نکل کر رستہ پر کھڑی تھیں اور عالم بے تابی میں دیکھ رہی تھیں کہ اس طرف سے کوئی آتا ہوا دکھائی دے تو اس سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کریں، ایک انصاری عورت کمر پر پٹہ باندھے ہوئے غم سے نڈھال باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند، اور بھائی کے لاشوں کے پاس سے گزری۔

راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اس نے سب سے پہلے کس کی لاش دیکھی، جب وہ ان میں سے سب سے آخری لاش کے پاس سے

گزری تو پوچھنے لگی، یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ تمہارا، باپ، بھائی، خاوند، اور بیٹا ہے جو کہ شہید ہو چکے ہیں اس انصاری عورت نے بے چین ہو کر کہا مجھے ان خبروں کی ضروت نہیں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کون مرا ہے اور کون زندہ ہے، مجھے تو صرف اتنا بتا دو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم کہاں ہیں؟ اور وہ کیسے ہیں؟ میرے آقا خیریت سے ہیں یا نہیں؟ کہیں وہ زخمی تو نہیں ہو گئے؟ انہیں کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ تو لوگوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول سلامت ہیں، اللہ کے فضل سے صحیح وسالم ہیں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمہارے سامنے موجود ہیں، یہاں تک کہ اس عورت کو حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچا دیا گیا، تو اس عورت نے شدت جذبات سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرتا مبارک کا پلو پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ، میرا بیٹا، میرا شوہر سب آپ پر قربان ہوں، جب آپ سلامت ہیں تو مجھے اور کوئی دکھ نہیں۔

(المعظم الاوسط)

تسلی ہے پناہ بیکساں زندہ سلامت ہے

کوئی پرواہ نہیں سارا جہاں زندہ سلامت ہے

بڑھکر اس نے رخ اقدس کو دیکھا تو کہا

تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں رنج و الم

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
اے شہ دیں تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

**خواتین ملت اسلامیہ!** جب وہ عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آئی تو آپ نے اس عورت کو خوش کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے تمام شہدائے اُحد کے لیے دعا فرمائی اور فرمایا:

ام سعد! خوش ہو جاؤ شہدا کے گھر والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے شہید سب کے سب ایک ساتھ جنت میں ہیں اور اپنے گھر والوں کے بارے میں ان کی شفاعت قبول کر لی گئی ہے، وہ عظیم عورت کہنے لگی: یا رسول اللہ اس خوشخبری کے آجانے کے بعد اب ان شہیدوں پر کون روئے گا، الحمدللہ یہ رونے کا نہیں بلکہ فخر وانبساط کا مقام ہے۔ کیونکہ:

رحمت بے بہا ہے سرکار کی ذات میں
سب کچھ مجھے ملا ہے سرکار کی ذات میں
ایمان کی ضیا ہے سرکار کی ذات میں ہے
اللہ کا پتہ ہے سرکار کی ذات میں
رحمت کی ہوا ہے سرکار کی ذات میں
ہر غم کی دوا ہے سرکار کی ذات میں

**خواتین ملت اسلامیہ!**

یوں خزاں کو بہار کرلینا
کملی والے سے پیار کر لینا
زخم جو آئیں تیرے جسموں پر
ان کو دل کا قرار کر لینا

**وماعلیناالاالبلاغ**



## تیسری تقریر

# علم کی فضیلت واہمیت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

فقد قال اللہ تبارك وتعالى في القرآن المجيد والفرقان الحميد، فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمٰن الرحيم، قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون انما يتذكر اولوا الالباب۔

(سورۃ الزمر، آیت نمبر ۹)

وقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم۔

فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب۔

(ترمذی شریف، جلد دوم، صفحہ نمبر ۹۳)

صدق الله المولانا العظيم وبلغنا رسوله النبي الامين المكين الكريم ونحن على ذالک لمن الشاهدين والشاكرين والحمدلله رب العالمين۔

علم وہ دولت ہے جو لٹتی نہیں ہے
خرچ کرنے سے بھی گھٹتی نہیں ہے
پگھلنا علم کی خاطر مثال شمع زیبا ہے
بغیر اس کے نہیں پہچان سکتے ہم خدا کیا ہے

**محترم المقام خواتین اسلام!** آج میری تقریر کا عنوان ہے علم کی فضیلت اور اسکی اہمیت۔

آئے کچھ سنے اور سنانے سے پہلے آقا و مولیٰ حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ گوہر بار میں عقیدت ومحبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش کریں:

**اللھم صل علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد معدن الجود و الکرم منبع العلم و الحلم و الحکم صلی اللہ تعالی علیہ و سلم۔**

**خواتین ملت اسلامیہ!** ابھی ابھی میں نے خطبہ مسنونہ کے بعد جس آیت مقدسہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اس کا صاف ستھرا ترجمہ یہ ہے:

اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے محبوب! تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان، نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے۔ (کنزالایمان)

اور آیت مقدسہ کے بعد میں نے جو حدیث شریف پڑھی اس کا صاف ستھرا ترجمہ یہ ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم کی فضیلت جاہل پر ایسے ہی ہے جیسے چودہویں کے چاند کو تمام ستاروں پر۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میں آپ کے سامنے سیاست کی یا تجارت کی یا حکومت کی بات کرنے نہیں آئی ہوں بلکہ میں صرف علم دین کے موضوع پر گفتگو کرنے جارہی ہوں، میری پوری کوشش یہی ہوگی کہ کوئی گوشہ باقی نہ رہے، امید ہے کہ آپ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ سماعت فرمائیں گی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آپ لوگوں نے علم دین کی فضیلت اور اہمیت کو بہت ساری کتابوں میں پڑھا ہوگا یا مفکروں، دانشوروں اور خطیبوں سے سنا ہوگا، میں بھی ان شاءاللہ تعالی آپ حضرات کے رو برو اسی موضوع پر گفتگو کرنے کی پوری کوشش کرونگی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** علم دو طرح کا ہے:

- ایک دنیوی علم
- اور ایک اخروی علم

**میری ماں اور بہنو!** یاد رکھنا علم چاہے دنیوی ہو یا اخروی، دونوں ہی علم انسان کو عزت وفضیلت عطا کرتا ہے، لیکن دنیوی علم صرف دنیا تک

ہی محدود رہتا ہے اور اخروی علم انسان کو دنیا و آخرت دونوں جگہ ذلت و رسوائی سے نجات دلاتا ہے اور عزت وشوکت عطا کرتا ہے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کون سی شئی تھی جس نے حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کو ملائکہ سے افضل بنادیا؟ وہ کونسی شئی تھی جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنادیا ؟ وہ کون سی شئی تھی جس کی برکت کی وجہ سے اللہ عزوجل نے انسان کو خلیفہ بنادیا؟ وہ کون سی شئی تھی جس کی فضیلت کی بنا پر رب کائنات نے انسان کو اپنا نائب بنایا؟ تو یقینا آپ کا جواب یہی ہوگا کہ وہ علم کی ہی دولت ہے جس نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو ملائکہ سے افضل بنادیا، وہ علم کی ہی دولت ہے جس کی برکت سے خالق کائنات نے انسان کو خلیفہ منتخب فرمایا، وہ علم کی ہی دولت ہے جس کی فضیلت کی بنا پر رب کائنات نے انسان کو اپنا نائب بنایا اور علم کی ہی بدولت اللہ تعالیٰ سر بلندی عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

**”یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اتو العلم درجات واللہ بما تعملون خبیر“۔**

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(سورۃ المجادلہ، آیت نمبر ۱۱، ترجمہ کنز الایمان)

جب رب کائنات نے قرآن مقدس کو نازل فرمایا تو سب سے پہلے علم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اقرأباسم ربك الذي خلق''۔

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

(سورۃ العلق، آیت نمبر ۱، ترجمہ کنزالایمان)

اور پھر علم کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون''۔

اے محبوب آپ کہہ دیجئے علم والے اور انجان برابر نہیں ہو سکتے۔

(سورۃ الزمرات، آیت نمبر ۹، ترجمہ کنزالایمان)

**خواتین ملت اسلامیہ!** جس طرح توحید و شرک، ہدایت وظلمت، رفاقت وعداوت، حق و باطل برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اہل علم اور اہل جہل کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم سید دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم سیکھو کیونکہ علم اللہ تعالی کے لیے خشیت، اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا عبادت، اس کا پڑھنا پڑھانا تسبیح، اسکی جستجو جہاد، ناواقف

کوسکھانا صدقہ اوراسکی اہلیت رکھنے والوں کو بتانا ثواب کا ذریعہ ہے، نیز علم تنہائی کا ساتھی، دین کا رہنما، خوشحالی وتنگدستی میں مددگار، دوستوں کے نزدیک وزیر، قریبی لوگوں کے نزدیک قریب، اور جنت کی راہ کا منارہ ہدایت ہے، اسکے ذریعے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کواوپراٹھاتا ہےاورانہیں بھلائی میں قیادت وسرداری عطا کرتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** جن کی پیروی کی جاتی ہے، وہ بھلائی کے راہ نما ہوتے ہیں، جن کے نقش قدم پر چلا جاتا ہےاورجن کے افعال کو نمونہ بنایا جاتا ہےفرشتے ان کی دوستی کے خواہاں ہوتے ہیں اوراپنے پروں سے ان کو چھوتے ہیں، ہرخشک وتر ان کے لیے دعائے مغفرت طلب کرتا ہے، یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں خشکیوں کے درندے اور جانور بھی، چرندو پرند، آسمان اوراس کے سارے ستارے عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہےحضوراکرم نورمجسم سید دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں:

**"یستغفر للعالم مافي السموات والارض"۔**

**ترجمہ:** یعنی زمین وآسمان میں جتنی چیزیں ہیں سب عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** یادرکھنا کہ علم کے ذریعے اللہ تعالی کی

عبادت کی جاتی ہے، اس کی حمد وثنا ہوتی ہے، اس سے پرہیزگاری ہوتی ہے، اس سے صلہ رحمی کی جاتی ہے، اس سے حلال وحرام جانا جاتا ہے، علم رہنما اور عمل اس کا پیروکار ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرے مومنوں کے مقابلے میں اہل علم کے ساتھ سو درجات زیادہ ہوں گے اور ہر درجے کی مسافت پانچ سو برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج ہم اسلامی تعلیم سے کوسوں دور ہیں اور اپنے بچوں کو بھی اسلامی تعلیم سے دور رکھتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ آج ہم اپنے بچوں کو صرف انگریزی تعلیم دلوانے پر زور دیتے ہیں۔

**میری ماں بہنو!** یاد رکھنا یہ بھی شیطان کا ایک فریب ہے کیونکہ وہ شیطان مردود ہمارے دین واسلام کا دشمن ہے، ہمارے معاشرے کا دشمن ہے، ہمارے کلچر کا دشمن ہے، ہمارے کردار کا دشمن ہے، ہمارے تہذیب کا دشمن ہے، ہمارے تمدن کا دشمن ہے، ہمارے سوسائٹی کا دشمن ہے، ہمارے ایمان واخلاق کا دشمن ہے، مردود شیطان اپنے رنگین اور خوبصورت جال میں پھنسا کر ہمیں تعلیمات اسلامیہ سے دور کر دینا چاہتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** قرآن وحدیث میں علم دین کی بے شمار

برکتیں اور فضیلتیں وارد ہیں اسکے باوجود ہمارا حال یہ ہے کہ ہم انگریزوں کی تہذیب وتمدن اپنارہے ہیں اور اپنے بچوں کو انگریزی کلچر میں ڈھالنے کی کوشش کررہے ہیں اور دنیا داری کے جال میں پھنس کر اپنے دین ومعاشرہ کوداغدار کررہے ہیں، اگر ہم اسلامی تعلیم سے وابستہ ہوتے اور اپنے بچوں اور بچیوں کو عالم اور عالمہ بناتے تو ہمارا معاشرہ صحابہ کے معاشرے کے مانند ہوتا، ہمارا کردار صحابہ کے کیرکٹر کی مانند ہوتا ہے، ہماری تہذیب مسلمانوں کی تہذیب ہوتی ہے، ہماری سوسائٹی اسلام کی سوسائٹی کی مانند ہوتی ہے، لیکن سب کچھ اس کے برعکس نظر آرہا ہے۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

سمجھ میں کچھ نہیں آتا دنیا کا حساب الٹا
نصیحت کیجئے جس کو ملتا ہے جواب الٹا

**خواتین ملت اسلامیہ!** یادرکھنا کہ علم سے زیادہ کوئی شئی عزت والی نہیں اگر چہ بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتا ہے لیکن علمائے کرام تو بادشاہوں پر بھی حکومت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رب تبارک وتعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ اختیار دیا تھا کہ تین چیزوں میں سے جسے چاہیں پسند فرمائیں:

❁ نمبر ایک علم

❁ نمبر دو مال

❁ نمبر تین سلطنت

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان میں سے صرف علم کو پسند فرمایا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم کے ساتھ مال وسلطنت بھی عطا فرما دیا۔

**محترم المقام خواتین اسلام!** اگر ہم اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دیں، حدیث کی تعلیم دیں، علم دین کی تعلیم دیں تو انشاء اللہ تعالی آخرت میں یہی بچے ہمارے شان وشوکت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** ایک نوجوان تھا اسکی خواہش وتمنا یہی تھی کہ اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو میں اپنے بیٹے کو عالم دین بناتا لیکن اسکی کوئی اولاد نہ تھی، پھر اس شخص پر اللہ تعالی کا فضل ہوا اور اسکی بیوی حاملہ ہوگئی، جوں ہی اس نوجوان نے یہ خبر سنی اس کا دل مچلنے لگا اور دل ہی دل میں یہ سوچنے لگا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا دیا تو عالم دین بناؤنگا لیکن اللہ کی مرضی تو کچھ اور تھی۔ اچانک وہ نوجون بیمار ہو گیا اور ٹھیک ہونے کے بجائے دھیرے دھیرے مرض اور بڑھتا گیا جب بیماری نے شدت اختیار کرلیا اور بچنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تو اس نے اپنی بیوی کو وصیت کیا کہ اگر لڑکا پیدا ہوا تو اسے عالم دین بنانا، خدا کے فضل وکرم سے اس نو

جوان کی بیوی کولڑکا ہی پیدا ہوا، جب بچہ چلنے پھرنے لگا اور بولنے کے قابل ہو گیا تو اس کی بیوی نے اپنے بیٹے کو علم دین حاصل کرنے کے لیے مدرسے میں داخل کرادیا، کچھ دنوں بعد دوسرے شخص نے اس مرنے والے نوجوان کو خواب میں عیش وعشرت میں دیکھا تو خواب دیکھنے والے نے متعجب ہو کر پوچھا کہ میں نے تو اس سے پہلے بھی تجھے خواب میں دیکھا تھا جب تم عذاب میں مبتلا تھے لیکن اب میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ شان وشوکت کے ساتھ اپنے لمحات گزار رہے ہو، آخر معاملہ کیا ہے، تو اس مرنے والے نوجوان نے بتایا کہ میری زندگی کے آخری لمحات تھے اور میری بیوی حمل سے تھی میں نے مرنے سے پہلے اپنی شریک حیات کو وصیت کیا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو عالم دین بنانا خدا کی قدرت سے بیٹا ہی ہوا اور میری وصیت کے مطابق میری شریک حیات نے میرے بیٹے کو عالم دین بنانے کی غرض سے مدرسے میں داخل کرادیا اور میرے بیٹے نے مدرسے میں پہلی بار پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جس کی برکت سے اللہ تبارک وتعالی نے میری مغفرت فرمادی۔

سبحان اللہ سبحان اللہ

**خواتین ملت اسلامیہ!** اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دیں اس لیے کہ عالم کے قلم کی سیاہی شہیدوں کے خون سے بھی افضل ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اگر علمائے کرام کے قلموں کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائے تو سیاہی کا وزن زیادہ ہو جائے گا، لہٰذا ہر مرد وعورت کو چاہئے کہ علم دین حاصل کرے کیونکہ علم کی طلب عبادت ہے، علم کی گفتگو عبادت ہے، علم تنہائیوں کا ساتھی ہے، علم سفر کا رفیق ہے، علم دین کا رہنما ہے، علم تنگدستی اور خوشحالی میں چراغ ہے، علم دل کی زندگی ہے، علم سے خدا کی عبادت واطاعت کا حق ادا ہوتا ہے، علم امام ہے عمل اس کے تابع ہے، علم دین اپنی ضیا پاش کرنوں سے تحریف وتلبیس کے طوفان مٹا دیتا ہے، علم دین ہی ایک ایسی ضیا ہے جس سے رضائے الٰہی کی منزل چمکتی دکھائی دیتی ہے، علم انسان کو پستی سے بلندی کی طرف لے جاتا ہے، علم ادنی کو اعلیٰ بناتا ہے، غیر تہذیب یافتہ اقوام کو تہذیب کی دولت سے مالا مال کرتا ہے، علم کے ذریعے آدمی ایمان ویقین کی دنیا آباد کرتا ہے، علم بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے، علم بروں کو اچھا دشمن کو دوست بیگانوں کو اپنا بناتا ہے، علم دنیا میں امن وامان کی فضا پیدا کرتا ہے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** اب تک جو ہو گیا سو ہو گیا لیکن اب عزم مصمم کرلو کہ ہمیں علم دین حاصل کرنا ہے اور اپنے بچے اور بچیوں کو بھی علم دین سے مزین کرنا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام اسلامی بہنوں کو علم دین حاصل

کرنے اوراس پرعمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآں عام ہوجائے

ہر ایک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہوجائے

**وماعلیناالاالبلاغ**



## چوتھی تقریر

# فیضانِ نماز

بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين، والصلواة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين۔ امابعد!

فقد قال الله تبارك وتعالى في القرآن المجيد والفرقان الحميد اقيمو الصلوة، واتوا الزكواة، واركعوا مع الراكعين۔

صدق الله المولانا العظيم وبلغنا رسوله النبي الكريم۔

ترجمہ: نماز قائم رکھو اور زکواۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنزالایمان)

**محترم المقام قابل قدر خواتین اسلام!** ہمارا دستور رہا ہے کہ کچھ بھی بیان کرنے سے پہلے ہم اپنے آقا و مولیٰ حضور تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود و سلام کی ڈالی محبت کی تھالی میں سجا کر پیش کرتے ہیں کیونکہ درود پڑھنے سے حزن و ملال اور رنج والم دور ہوتا ہے، درود پڑھنے سے مشکلات آسان ہوتے ہیں، درود پڑھنے سے دنیا وآخرت میں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، درود

پڑھنے سے قلبی سکون نصیب ہوتا ہے، درود پڑھنے سے مسرت وخوشی میسر آتی ہے، درود پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے، درود پڑھنے سے رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے، درود پڑھنے سے گناہ مٹتے ہیں، درود پڑھنے سے نیکیاں بڑھتی ہیں، اس لیے میں کہتی ہوں کہ پیار کے آنسو دامن میں سجا کر درود پڑھو، دید کی تمنا ہوتو درود پڑھو، گنبد خضریٰ کو دیکھنے کی تمنا ہوتو درود پڑھو، مسجد نبوی کے حسین اور پرنور مناروں کو دیکھنے کی آرزو ہوتو درود پڑھو۔

**معزز خواتین اسلام!** آئے سب سے پہلے گنبد خضریٰ میں آرام فرمانے والے آقا ومولیٰ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں نہایت ہی عقیدت ومحبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش فرمائیں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**اللهم صل على سيدنا وشفيعنا ونبينا ومولانا محمد وبارك وسلم صلوا عليه صلواة وسلاما يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔**

**محترم المقام خواتین اسلام!** ہر مقررہ خطبۂ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی آیت مقدس یا حدیث پاک کو اپنا عنوان سخن بنایا کرتی ہے اس ضابطے اور قانون کو برقرار رکھتے ہوئے میں نے بھی ایک آیت کریمہ کی

تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا اور اسی آیت کریمہ کو اپنا موضوع سخن بنا یا خالق کائنات قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

"اقیموا الصلوۃ وأتوا الزکواۃ وارکعوا مع الراکعین"

اس کا صاف ستھرا ترجمہ یہ ہے کہ نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

**محترم المقام خواتین اسلام!** نماز افضل ترین عبادت ہے، نماز قرب الٰہی کا سبب ہے ، نماز مومن کی علامت ہے ، نماز مومنوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز مومنوں کی معراج ہے ،نماز آنکھوں کا نو ردل کا سرور ہے، نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے، وقت پر نماز نہ پڑھنے والا گنہگار ہے ، بڑی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عورتیں نماز سے لا پرواہ ہوگئی ہیں عورتوں کو نماز کے لیے فرصت نہیں ملتی ، ٹی وی پر سیریل دیکھنے یا موبائل پر گھنٹوں باتیں کرنے کے لیے وقت ہے ، دنیاوی کاموں کے لیے وقت ہے، بلا وجہ گپیں لڑانے کے لیے وقت ہے، اگر وقت نہیں ہے تو نماز کے لیے ، اگر وقت نہیں ہے تو سجدہ کے لیے ، اگر وقت نہیں ہے تو تلاوت کے لیے، عورتیں نماز نہ پڑھنے کے لیے طرح طرح کے بہانے بناتی ہیں لیکن یاد رکھنا کہ خدا کے یہاں تمہارا کوئی بہانہ کارگر نہ ہوگا ، اور کل قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اس دن تم اللہ تبارک وتعالی کو کیا جواب دوگی؟

**خواتین اسلام!** یادرکھنا اللہ کے یہاں دنیا کی دولت کام نہ آئے گی ، اگر کوئی چیز کام آنے والی ہے تو وہ رسول کی محبت ہے، اگر کوئی چیز کام آنے والی ہے تو وہ نماز ہے۔

**میری پیاری پیاری اسلامی بہنو!** حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے ۔جس نے وقت پراچھی طرح وضوکیا۔خضوع وخشوع کے ساتھ نماز پڑھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم سے عہد کرلیا ہے کہ اسے بخش دے۔

**محترم المقام خواتین اسلام !** حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے ہیں کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔اگر آپ اپنے آقا ومولیٰ حضور تاجدار مدینہ سرورقلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچانا چاہتی ہیں تو نماز پڑھنا شروع کر دیجئے ،کون ایسی خاتون اسلام ہوگی جوشہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ٹھنڈک نہیں پہنچانا چاہتی ہوگی ، یقینا چاہتی ہوگی۔

**محترم المقام خواتین اسلام!** اگر آپ حقیقی معنوں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرتی ہیں اوراپنے محبوب کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچانا چاہتی ہیں تو آج ہی سے نماز پڑھنا شروع کردیجئے اور پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچانا شروع کر

دیجئے۔

**محترم المقام خواتین اسلام!** اللہ تعالی کے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنت کی کنجی ہے اس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ جو نماز عشق رسول میں پڑھی جاتی ہے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز تلواروں کے سائے میں پڑھی جاتی ہے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز حب رسول میں پڑھی جاتی ہے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز پیارے آقا کے طریقے پر پڑھی جاتی ہے وہ جنت کی کنجی ہے، جو نماز رسول کائنات کی یاد میں پڑھی جاتی ہے وہ جنت کی کنجی ہے۔

**محترم المقام خواتین اسلام!** یاد رکھنا کہ جو نماز بغیر عشق رسول کے پڑھی جائے وہ نماز بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوگی، جو نماز ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہوگی وہ جہنم کی کنجی ہوگی۔

جو سب ارکان کی ہے روح رواں وہ نماز ہے
ہے جس میں حیات جاوداں وہ نماز ہے
جعلت قرۃ عینی فی الصلواۃ فرمان رسول ہے
چشمان رسول کی ہے ٹھنڈک جہاں وہ نماز ہے

نماز اسلام کی تمام عبادت کی جامع ہے، نماز میں توحید و

رسالت کی گواہی ہے، نماز راہ خدا میں مال خرچ کرنا ہے، نماز قبلہ کی طرف منہ کرنا ہے، نماز نفسانی خواہشات سے باز رہنا ہے، نماز قرآن کریم کی تلاوت ہے، نماز اللہ تعالی کی حمد وثنا اور اس کی تعظیم ہے، نماز صلی اللہ علیہ وسلم پر صلواۃ وسلام ہے، نماز اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دعا ہے، نماز اخلاص ہے، نماز خوف خدا ہے، نماز شیطان سے جہاد ہے، نماز نفس کی خواہشوں اور اپنے بدن سے جہاد ہے، نماز اعتکاف ہے، نماز اللہ تعالی کی نعمتوں کا بیان ہے، نماز اپنے گناہوں کا اعتراف اور استغفار ہے، نماز اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، نماز مراقبہ ہے، نماز مجاہدہ ہے، نماز مومن کی معراج ہے، نماز تمام عبادتوں سے اعلیٰ و برتر ہے۔

دلبر کے لیے ادائے نماز اچھی ہے
عاشق کے لیے رسم نیاز اچھی ہے

**محترم المقام خواتین اسلام!** اسلام کے پانچ ارکان میں سے کلمہ طیبہ کے بعد دوسرا رکن نماز ہے اور نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے کلام میں سات سو سے زائد مرتبہ نماز کا ذکر فرمایا ہے، جہاں نماز پڑھنے والوں کے لیے بہت سے انعامات کی بشارت ہے، وہیں اسے چھوڑنے، سستی برتنے، اس سے

روگردانی کرنے والوں کے لیے سزائیں بھی مقرر ہیں۔

**خواتین اسلام!** ہمیشہ نماز کی پابندی کیا کرو کیونکہ بے نمازی منافق کی طرح ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

**''واذاقاموا الی الصلواۃ کسالی''۔**

**ترجمہ:** اور جب وہ (یعنی منافق) نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ (پارہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۲)

**خواتین اسلام!** یادرکھنا جان بوجھکر نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے پندرہ سزائیں مقرر ہیں۔ان میں سے پانچ (۵) سزائیں دنیا میں ہی دی جاتی ہیں، چار (۴) سزائیں موت کے وقت دی جاتی ہیں، تین (۳) سزائیں قبر میں دی جاتی ہیں، دو (۲) سزائیں قبر سے نکلتے وقت دی جاتی ہیں۔

**دنیامیں ملنے والی پانچ سزائیں:**

﴿۱﴾ اس کی زندگی میں برکت نہیں ہوتی۔

﴿۲﴾ اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی علامت مٹ جاتی ہے۔

﴿۳﴾ اللہ تعالی اسے کسی عمل کا اجر نہیں دیتا۔

﴿۴﴾ اس کی دعا آسمان کی طرف اٹھائی نہیں جاتی۔ (یعنی

قبول نہیں ہوتی)

﴿۵﴾ اسے نیک لوگوں کی دعا سے حصہ نہیں ملتا۔

**موت کے وقت پہنچنے والی سزائیں:**

﴿۱﴾ وہ ذلیل ہوکر مرے گا۔

﴿۲﴾ بھوک کی حالت میں مرے گا۔

﴿۳﴾ پیاس کی حالت میں مرے گا۔

﴿۴﴾ اسکی پیاس نہیں بجھے گی اگر چہ دنیا کے تمام سمندروں کا پانی پلا دیا جائے۔

**قبر میں پہنچنے والی سزائیں:**

﴿۱﴾ اس کی قبر تنگ ہوجاتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں۔

﴿۲﴾ اسکی قبر میں آگ جلائی جاتی ہے وہ صبح وشام انگاروں میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ اس کی قبر پر شجاع اقرع نام کا ایک اژدہا مقرر کیا جاتا ہے، اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہیں، ہر ناخن ایک دن کی مسافت کے برابر لمبا ہے، وہ میت کو ڈستا ہے، سخت اور گرجدار آواز میں کہتا ہے میں شجاع اقرع ہوں اور مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تجھے اس بات پر ماروں کہ تو نے صبح کی نماز طلوع آفتاب تک نہ پڑھی

،اور ظہر کی نماز عصر تک موخر کی ، اور عصر کی نماز مغرب تک موخر کی ، اور مغرب کی نماز عشاء تک نہ پڑھی ،عشاء کی نماز صبح تک موخر کیا۔

## بے نمازی الجھنوں میں رہتا ہے

**محترم المقام خواتین اسلام!** آج ہمارے گھروں میں جھگڑے ، بیماریاں نہ جانے کیا کیا الجھنیں ہیں یقین کیجئے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ گھر والے بے نمازی ہیں ، بے نمازی مسلمان نہایت ہی بدنصیب اور قابل نفرت ہے ، اس میں اور کافر میں نشان امتیاز باقی نہ رہا ، جس کو شیطان نے بے نمازی بنا دیا ، وہ شیطان کی سازشوں کا پوری طرح شکار ہو جاتا ہے، اس طرح کہ اسے ہر برے کام میں مزہ آنے لگتا ہے، یہاں تک کہ اسے برائی کا احساس تک نہیں ہوتا اور اس کی انتہا یہ ہے کہ وہ برائی کو اچھائی یا اپنا کمال سمجھنے لگتا ہے۔

یا درکھنا بے نمازی دوزخ کا ایندھن ہے ، بے نمازی اندھیرے والا ہے، بے نمازی شیطان کا چیلا ہے، بے نمازی زحمت والا ہے، بے نمازی گمراہی والا ہے۔

## بے نمازی کی عبرتناک سزا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے بخاری شریف میں ایک طویل حدیث مروی ہے، حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ

حضورا کرم ،نورمجسم ، نیرا عظم ،فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد فرمایا کہ آج رات میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے ہم نے دوران سفر دیکھا کہ ایک نیک آدمی زمین پر لیٹا ہوا ہے اور دوسرا آدمی ایک بڑا پتھر لیے اس کے سر پر کھڑا ہے اور اسکے سر پر پتھر دے مارتا ہے اور سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور پتھر دور جا گرتا ہے، وہ جا کر وہاں سے پتھر لاتا ہے مگر اس کے آنے تک اس کا سر ٹھیک ہو جا تا ہے، وہ دوبارہ پتھر سے اسکا سر توڑ دیتا ہے، اسی طرح بار بار اس کا سر توڑا اور جوڑا جا تا ہے، حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یہ آدمی کون ہے تو میرے ساتھیوں نے بتایا کہ یہ صبح کی نماز کے لیے نہیں اٹھتا تھا اسے قیامت تک یہی سزا دی جائے گی ۔ (تفسیر بینات القرآن، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۳۲، بحوالہ بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۵۸۱)

بے نمازی کی نحوست ہے بڑی

مر کے پائے گا سزا بے حد کڑی

اللہ تعالی نے قرآن مجید پارہ ۳۰ سورۃ الماعون آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرمایا:

”فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون“۔

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(کنزالایمان)

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نمازیں جان بوجھ کر چھوڑیں تو اس کا عمل ضائع ہوگا۔

(مصنف ابن شیبہ، جلد نمبر ۷، صفحہ نمبر ۲۲۳، حدیث نمبر ۴۹)

توفیق دے الہی مجھے تو نماز کی

صدقے میں مصطفٰے کے بنے خو نماز کی

اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤد! بنی اسرائیل سے کہو جس نے جان بوجھکر ایک نماز چھوڑی وہ قیامت کے دن مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

(فیضان نماز، صفحہ نمبر ۴۳، ۴۴)

امام اہلسنت حضور سیدی سرکار اعلی حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے ایک نماز چھوڑی ہزار سال جہنم میں رہنے کا مستحق ہے۔

پڑھتے رہو نماز تو جنت میں جاؤ گے

چھوڑو گے گر نماز تو جہنم میں جاؤ گے

بے نمازی تیری شامت آئے گی
قبر کی دیوار بس مل جائے گی
توڑ دیے گی قبر تیری پسلیاں
دونوں ہاتھوں کی ملیں جو انگلیاں
عمر میں چھوٹی ہے اگر کوئی نماز
جلد ادا کرلے تو آ غفلت سے باز
کر لے توبہ رب عزوجل کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

**محترم المقام خواتین اسلام!** ہمیں نماز پنجگانہ کی پابندی کرنی چاہئے کیونکہ نماز تو دل ودماغ کو روشن کرتی ہے،نماز تو عبادت میں لذت دیتی ہے،نماز تو مومن کو رفعت دیتی ہے،نماز تو بندگی کا قرینہ دیتی ہے، نماز تو رحمت کا خزینہ دیتی ہے،نماز تو نجات کا پروانہ دیتی ہے،نماز تو جنت کا زینہ دیتی ہے،نماز تو قربت خداوندی دیتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر اور عشاء باجماعت پڑھی اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ دو برأتیں عطا فرمائے گا ایک نار سے دوسری نفاق سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسجد میں باجماعت چالیس راتیں نماز عشاء اس طرح پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہوئی ہو تو اللہ تعالی اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

**مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو گیا** کہ جو نماز کی پابندی کرتا ہے خصوصاً عشاء اور فجر کی نماز کی پابندی کرتا ہے، عشق نبی میں ڈوب کر ادا کرتا ہے اس کے لیے یقیناً دوزخ سے رہائی کا پروانہ ہے۔

**خواتین اسلام!** یاد رکھنا کہ باجماعت گھروں میں یا مسجدوں میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم مردوں کو دیا گیا ہے ہم عورتیں نہ مسجد میں نماز پڑھیں گی، نہ گھر میں باجماعت پڑھیں گی بلکہ تنہا تنہا اپنے گھروں میں پڑھیں گی۔ انشاءاللہ تعالی وہی فضیلتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی۔

**خواتین اسلام!** نماز کی پابندی کیا کرو کیونکہ نماز بدکلامی سے روکتی ہے، نماز گالی سے روکتی ہے، بدخلقی سے روکتی ہے، نماز بخل سے روکتی ہے، نماز زنا سے روکتی ہے، نماز فحش قول وفعل سے روکتی ہے۔

**میری ماں اور بہنو!** پانچ پڑھیئے اور پچاس کا ثواب پایئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت پر پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں جب لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام

نے دریافت کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے ،آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے میری امت پر پچاس وقت کی نماز فرض کی ہے،موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے واپس جایئے اوراپنے رب تبارک وتعالیٰ سے کم کرالیجئے کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی،حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واپس جاتے ہیں اوراپنی گنہگار کمزور امت کا خیال کرتے ہوئے نمازیں کم کراتے ہیں اسی طرح پینتالیس(۴۵) وقت کی نماز معاف کرا لیتے ہیں اورصرف پانچ (۵)وقت کی نماز رہ جاتی ہے۔

**میری ماں اور بہنو!** یادرکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں ، کوئی بدلا نہیں ، کوئی کمی بیشی نہیں ، کیونکہ جو بندہ یا بندی خشوع وخضوع کے ساتھ عشق مصطفی سینے میں بسا کر پانچ وقت کی نماز پڑھے گا انشاءاللہ تعالیٰ اسے پچاس وقت کی نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

**میری ماں اور بہنو!** ہوش میں آؤاور نماز پنجگانہ کوادا کرو کیونکہ نماز دل ودماغ کوروشن کرتی ہے،نماز عبادت میں لذت دیتی ہے،نماز مومن اورمومنہ کورفعت دیتی ہے،نماز بندگی کا قرینہ دیتی ہے،نماز رحمت کا خزانہ دیتی ہے،نماز نجات کا پروانہ دیتی ہے،نماز رحمت کا زینہ دیتی ہے،نماز قربت خداوندی دیتی ہے،نماز عطائے محمدی دیتی ہے۔

**میری ماں اور بہنو!** یادرکھنا نماز گناہوں کو مٹادیتی ہے،

حضور اکرم نور مجسم سید دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو میری طرح وضو کرے پھر ظہر کی نماز پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان ہوئی ، پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر اور عصر کے درمیان ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، اور جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے عصر اور مغرب کے بیچ جو گناہ ہوتے ہیں معاف کر دئے جاتے ہیں اس کے بعد جب عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ مغرب اور عشاء کے درمیان ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاء اور فجر کے درمیان ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے یہی وہ نیکیاں ہیں جو برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

**محترم سامعات !** ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کی نظر ایک سفید جانور پر پڑی ، دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جانور دریا کے کیچڑ میں لوٹ پوٹ کر رہا ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن میلا ہو گیا ہے پھر وہ جانور وہاں سے نکل کر دریا میں نہاتا ہے جس سے پھر وہ سفید ہو جاتا ہے، یہ جانور اس طرح پانچ مرتبہ کرتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور کی اس حرکت کو دیکھ کر متعجب ہوئے ، حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو متعجب دیکھ کر فرمایا کہ یہ جانور جو آپ نے دیکھا یہ امت محمدیہ کے نمازیوں کی مثال ہے، اور یہ

کیچڑ ان کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا ان کے نمازوں کی مثال ہے، جس طرح یہ جانور دریا میں نہا دھو کر پاک صاف ہو گیا اسی طرح امت محمدیہ کے گنہ گار لوگ ان پانچ نمازوں کے سبب اپنے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

ایک بار حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں جھوم جھوم کر درود شریف کا نذرانہ پیش کرلیں پھر میں ایک عجیب وغریب واقعہ سناتی ہوں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**اللھم صل علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد و بارک و سلم صلوا علیہ صلواۃ و سلاما یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و سلم۔**

**محترم سامعات!** جب قوم نوح علیہ السلام پر طوفان آیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں ان کو اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو جاؤ، تو آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک بڑھیا سے وعدہ کر لیا کہ جب طوفان نوح آئے گا تو تم کو بھی ساتھ لے لونگا، جب طوفان آیا سب کو کشتی پر سوار کر لیے، بڑھیا کا بالکل خیال نہ رہا، طوفان آیا اور تباہی مچاتا رہا اور بڑھیا اپنی جھونپڑی کے اندر نماز میں مشغول رہی، آپ بے حد افسوس کرنے لگے، جب بڑھیا کی

جھونپڑی کے پاس سے گزرنے لگے تو دیکھا بڑھیا عبادت الٰہی میں مشغول ہے، آپ نے اس کو سلام کیا، بڑھیا بولی کیا طوفان آگیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا طوفان آکر گزر گیا، کیا آپ کو خبر نہیں؟ تو بڑھیا بولی مجھے کچھ خبر نہیں میں تو یہاں نماز میں مصروف تھی۔

**میری پیاری ماں اور بہنو!** دیکھا آپ نے کہ بڑھیا نماز کے صدقے اور طفیل طوفان نوح سے نجات پا گئی اگر ہم عشق رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں ڈوب کر نماز پڑھیں تو ہم بھی انشاءاللہ تعالیٰ طوفان عذاب سے نجات پا سکتے ہیں۔

**محترم سامعات!** اللہ تبارک وتعالی نمازی کی عزت افزائی اس طرح فرماتا ہے:

**"والذین هم علی صلواتهم یحافظون، اولئک فی جنت مکرمون"۔**

**ترجمہ:** اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں معظم ومکرم ہوں گے۔

(القرآن الکریم، پارہ ۲۹، سورۃ المعارج، آیت نمبر ۳۴، ۳۵)

**محترم سامعات!** یاد رکھنا نماز پڑھنے سے جنت بھی ملتی ہے اور عزت بھی تو تم ہمیشہ نماز پڑھتی رہنا کیونکہ عزت ہے تو جنت میں، راحت ہے تو جنت میں، رفعت ہے تو جنت میں، سلام ہے تو جنت میں، قرار ہے

تو جنت میں، پیار ہے تو جنت میں۔

**میری پیاری پیاری ماں اور بہنو!** نمازی بنے اور جنت پانے کی کوشش کریں کیونکہ جنت میں غلمان ہیں، جنت میں رب کے مہمان ہیں، جنت میں انبیا ہیں، جنت میں صلحا ہیں، جنت میں اولیا ہیں، جنت میں خدا کا دیدار ہے، جنت میں مصطفیٰ کا پیار ہے۔

اس لیے میں کہتی ہوں ابھی تم جوان ہو نماز پڑھو، ابھی تم صحت مند ہو نماز پڑھو، ابھی تمہارے پاس وقت ہے نماز پڑھو، اس لیے کہ:

کل فرصت نہ ملی تو کیا کرو گی
اتنی مہلت نہ ملی تو کیا کرو گی

روز کہتی ہو کل سے پڑھوں گی نماز
کل آنکھ نہ کھلی تو کیا کرو گی

**وما علینا الا البلاغ**







## پانچویں تقریر

# عظمت نسواں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

**الحمد لله الذی خلق الذکر و الانثیٰ و بث منهما رجالاً کثیراً و نساء و جعل لهن مثل الذی علیهن باالعروف۔**

**و الصلواة والسلام علیٰ رسول الذی قال ان الجنة تحت اقدام امهاتکم اما بعد!**

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ و بو
اسی کے ساز سے ہے زندگی سوز دروں

**خواتین ملت اسلامیہ!** کچھ سننے اور سنانے سے پہلے اپنے آقا و مولیٰ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرلیں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**اللهم صل علی سیدنا و شفیعنا و نبینا و مولانا محمد و بارک وسلم صلوا علیه صلواة وسلاما یا رسول الله صلی الله**

تعالی علیہ وسلم۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میری تقریر کا مضمون ہے عظمت نسواں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اسلام ہی دنیا کا وہ واحد اور مقدس ترین مذہب ہے جس نے حیات انسانی کے کسی گوشہ کو تشنہ نہیں چھوڑا بلکہ ہر جگہ رہنمائی فرمائی ہے، عبادت ہو یا ریاضت، سیاست ہو یا حکومت، خوشی ہو یا غم، مرنا ہو یا جینا، معاشرتی نظام ہو یا ازدواجی زندگی غرض کہ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جگہ رہنمائی فرمائی ہے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** جن خصوصیات کی بنیاد پر مذہب اسلام کو اعلیٰ و افضل، کامل و اکمل، دین و مذہب ہونے کا شرف حاصل ہے ان خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مذہب اسلام نے عورتوں کو سماج یا سوسائٹی میں ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر جو مقام عطا کیا ہے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز و قاصر اور عقل انسانی حیران و ششدر ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** پہلے عورتوں کو دنیا کی ذلیل ترین مخلوق سمجھا جاتا تھا لیکن اب انہیں کارخانۂ قدرت کا اعلیٰ ترین شاہکار تصور کیا جاتا ہے، اسلام سے پہلے معصوم بچیوں کو زندہ درگور کرنے کو فخر سمجھتے تھے لیکن اب انہیں توشۂ جنت سمجھ کر پروان چڑھایا جانے لگا، اسلام سے

پہلے بیواؤں کو پتی کی چتاؤں پرستی ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا لیکن اب چالیس سالہ ابھاگن کو سہاگن بنایا جارہا ہے **الغرض مذہب اسلام** نے اس سرزمین پر قدم رکھتے ہی حالات کا رخ موڑ دیا اور دم توڑتی ہوئی انسانیت میں ایسی روح پھونکی جس سے انسانیت کو دوبارہ زندگی نصیب ہوئی، مذہب اسلام نے ظالموں کو ظلم وستم، جبر وتشدد اور قتل وغارت گری سے روک دیا، اور زخم خوردہ و دل شکستہ مظلومین نے اپنے وہ تمام حقوق حاصل کر لیے جن سے وہ عرصۂ دراز سے محروم تھے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** مالک بحر و بر کی اس سرزمین پر ایسے ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے عورتوں پر ایسے ایسے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے ہیں جسے سن کر روح انسانی کانپ جاتی ہے، اس خاکدان گیتی پر ایسے لوگ بھی تھے جو یہ کہتے تھے کہ عورت دوزخ کی رکھوالی ہے، امن کی دشمن ہے اور اسی کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام نے جنت کو چھوڑا غرض کہ طلوع اسلام سے پہلے دنیا کا کوئی ایسا ظلم وستم نہ تھا جو ان کے ساتھ روا نہ رکھا گیا ہو، ان مظلوم عورتوں کے لیے ہر نئی صبح ہلاکت و بربادی کا پیغام لاتی اور ہر نئی شام انہیں خون کے آنسو رلاتی یعنی خدا کی یہ سرزمین اپنی تمام تر وسعت اور کشادگی کے باوجود ان مظلوم اور بے بس ہستیوں پر تنگ ہو کر رہ گئی تھی لیکن جب مظلومین کی آہوں اور دل کے شراروں نے دامن رحمت کو تھام کر فریادیں کیں تو عرش عظیم تھرتھرا اٹھا،

رحمت خداوندی جوش میں آ گئی اور پھر اس خاکدان گیتی پر ربیع الاول کے مبارک مہینے میں، مکۃ المکرمہ میں، عبدالمطلب کے گھر میں، حضرت عبداللہ کے آنگن میں، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن مبارک سے ایک تاریخ ساز شخصیت کا ظہور ہوا۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** جب وہ رات آئی جس میں مصطفیٰ جان رحمت، شمع بزم ہدایت، انیس بیکساں، چارہ ساز دردمنداں، رسول اکرم، نور مجسم، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو کسریٰ کے محل کی بنیا دہل گئی اس کے چودہ کنگرے گر پڑے، ایران کی آگ بجھ گئی، حالانکہ وہ ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی، بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا، آپ کی ولادت کے وقت بت نیچے گر گئے اور نور نبی سے فضا منور ہوگئی اور مظلوموں کے امیدوں کی دنیا جگمگا اٹھی کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدانے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی
جہاں میں جشن صبح عید کا سامان ہوتا تھا
ادھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی
مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جناب رحمۃ اللعالمیں تشریف لے آئے
جہاں تاریک تھا ظلمت کدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

**خواتین ملت اسلامیہ!** عورت کو جتنی عزت، رتبہ اور مقام اسلام میں حاصل ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں جب کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بے شمار احادیث میں بھی عورت کی عزت وتکریم کا حکم ملتا ہے، اسلام نے عورت پر سب سے پہلا احسان یہ کیا کہ عورت کی شخصیت کے بارے میں مرد وعورت دونوں کی سوچ اور ذہنیت کو بدلا انسان کے دل ودماغ میں عورت کا جو مقام ومرتبہ اور وقار ہے اس کو متعین کیا، اس کی سماجی، تمدنی اور معاشی حقوق کا فرض ادا کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

"یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذي خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثرا ونساء والتقوا اللہ الذي تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا"۔

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑ ابنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت پھیلا دئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

(سورۃ النساء، آیت نمبر ۱، ترجمہ کنزالایمان)

**دختران ملت اسلامیہ!** اسلام نے علم کو فرض قرار دیا اور مرد وعورت دونوں کے لیے اس کے دروازے کھولے اور جو بھی اس راہ میں رکاوٹ و پابندیاں تھیں سب کو ختم کر دیا اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص توجہ دلائی اور اسکی ترغیب دی۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

**''طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة''۔**

(سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔

اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

**''فله الجنة من عال ثلاث بنات فادبهن''۔** (ابوداؤد)

ترجمہ: جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کو تعلیم وتربیت دی، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ بعد میں بھی حسن سلوک کیا تو اس

کے لیے جنت ہے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** یا درکھنا دیگر معاشروں نے عورت کے مقام کومٹانے کی کوشش کی تو اس کے برعکس اسلامی معاشرے نے بعض حالتوں میں اسے مردوں سے زیادہ فوقیت اور عزت واحترام عطا کیا چنانچہ وہ ہستی جو عالم دنیا کے لیے رحمت بن کرآئی یعنی حضوراکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس مظلوم طبقہ پرنظرڈالی اورارشادفرمایا:

**"احب الی من الدنیا النسآء و الطیبة و جعلت قرة عیني في الصلواة"۔**

**ترجمہ:** مجھے دنیا کی چیزوں میں سے عورت اورخوشبوخوب پسند ہےاورمیری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ارشادمبارک ہے:

**"النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتي فلیس مني"۔**

**ترجمہ:** نکاح میری سنت ہےجس نے میری سنت سے روگردانی کی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(ابن ماجہ،کتاب النکاح،باب ماجاءفی فضل النکاح،حدیث نمبر ۱۸۴۶)

چنانچہ ایک عورت بیوی کی حیثیت سے اپنے شوہر کے گھر کی ملکہ ہےاوراس کے بچوں کی معلم ومربی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

**"هن لباس لکم وانتم لباس لهن"۔**

**ترجمہ:** عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

**دختران ملت اسلامیہ!** رسول اکرم، نور مجسم محسن اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف مردوں کو اشرف المخلوقات کا تاج زریں پہنایا بلکہ مظلوم و مجبور عورتوں کو ذلت و رسوائی کے عمیق غار سے نکال کر بلندی کے اس منار تک پہنچادیا جس سے بلند و برتر اس کے حق میں کوئی اور مقام نہیں ہوسکتا۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اگر آپ دیکھنا چاہتی ہو کہ عورتوں کو دیگر ادیان و مذاہب نے کیا مقام عطا کیا ہے؟ اور مذہب اسلام نے انہیں بلندی کے کس مقام پر پہنچایا ہے؟ اگر آپ ان مظلوم عورتوں کے تعلق سے ائمہ مسیحیت سے سوال کروگی تو جواب ملے گا کہ عورت ایک ناگزیر برائی ہے، عورت ایک غارت گر دلربائی ہے، عورت ایک آراستہ مصیبت ہے، عورت اور مرد کا تعلق بجائے خود ایک مصیبت اور قابل احتراز شئی ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اور اگر آپ ان مظلوم عورتوں کے تعلق سے، تاج یونان، بانی منطق و فلسفہ سقراط و افلاطون سے دریافت کروگی تو جواب ملے گا کہ عورت ایک نہایت ہی ادنیٰ درجہ کی مخلوق ہے، عورت تمام

انسانی مصائب کی جڑ ہے، عورت کو معاشرے میں کوئی مقام نہیں دیا جا سکتا ہے بلکہ عزت کا ہر مقام صرف مردوں کے لیے خاص ہے لیکن قربان جاؤ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھوں نے مردوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

**"ولهن مثل الذي عليهن بالعروف وخيركم خيركم لاهله"۔**

ترجمہ: تمہاری بیبیوں کا حق تمہارے اوپر ایسا ہی ہے جیسا کہ تمہارا حق ان کے اوپر ہے اور تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔

پھر ارشاد فرمایا:

**"من ابتلى من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سترا من النار"۔**

ترجمہ: بیٹی کا وجود تمہارے لیے ذلت ورسوائی کا سبب نہیں ہے بلکہ اس کی تربیت و پرورش تمہیں جنت کا مستحق بناتی ہے اور آتش جہنم کے سامنے دیوار بن کر حائل ہو جاتی ہے۔

پھر ارشاد ہوا:

**"ان الجنة تحت اقدام امهاتكم"۔**

جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ کیا بلند و برتر، افضل واعلیٰ، مقام عطا کیا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اسلام میں عورت کی حیثیت و اہمیت کو سمجھنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مستقل سورت ہی عورتوں کے نام پر نازل فرمائی جس میں ان کے مسائل کو بالتفصیل بیان کیا ہے حالانکہ مردوں کے نام پر کوئی بھی سورت نازل نہیں ہوئی اسی طرح اسلامی شریعت لڑکی کو اس وقت تک جب تک کہ وہ سن بلوغ کو نہ پہنچ جائے والدین یا سرپرستوں ہی کے زیرنگرانی رکھتی ہے اور اسے میراث والدین کی حقدار بھی بناتی ہے اور برسرعام اعلان کرتی ہے:

**"والنساء نصیب مما ترک الوالدان"۔**

**ترجمہ:** والدین کے ترکہ میں عورتوں کا بھی حصہ ہے، اس کے علاوہ ازدواجی بندش میں بھی عورتوں کے اقرار وانکار پسند و ناپسند کو وہی اہمیت، وہی حیثیت اور وہی مقام حاصل ہے جو ایک مرد کے کے اقرار وانکار اور پسند و ناپسند کو حاصل ہے، اگر شوہر بیوی کو طلاق دے سکتا ہے تو بیوی کو بھی یہ حق خلع کی شکل میں عطا کیا گیا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** تم اللہ تعالیٰ کا سب سے حسین ترین کرشمہ ہو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھے صرف حسین وجمیل نہیں کیا بلکہ تم کو تو جذبات واحساسات، محبت وشفقت، صبر ونرمی، غمگساری، ایثار

وقربانی، نازک خیالی، امورخانہ داری، نزاکت ونفاست، سلیقہ مندی جیسے اوصاف جوہر سے لبریز کراس دنیامیں بھیجا ہے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** تم اپنی عزت وناموس، عفت وعصمت کا پورا خیال رکھنا کسی بھی موقع پر کسی بھی لمحہ اس مقدس فریضہ سے غافل نہ ہونا، اخلاق وعادات کی حامل لیلاؤں کے نقش قدم پر ہرگز نہ چلنا، ردائے عصمت وعفت کو تارتار مت ہونے دینا، ہمیشہ پردے کا اہتمام کرنا، بیٹی بن کر والدین کی خدمت کرنا، بہن بن کر بھائیوں اور بہنوں کا حق ادا کرنا، ماں بن کر اولادوں کے درمیان انصاف کرنا، بیوی بن کر اپنے شوہر کا حق ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہنا، ایک دوسرے سے ملنا تو سلام کرنا، ایک دوسرے کی سلامتی کے لیے دعا کرتی رہنا، جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا۔

یہ چند باتیں تھیں جن پر عمل کرنے سے یقیناً ہم اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بناسکتے ہیں۔

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ
دو بند ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

**وماعلینا الاالبلاغ**



## چھٹی تقریر

# ماؤں کی ذمہ داریاں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدلله رب العالمين والعاقبة للمتقين،والصلواةو السلام على اشرف الانبياءوالمرسلين۔

والصلواة والسلام على من كان نبيا وآدم بين الماء والتين امابعد!

قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كلكم راع وكلم مسئول عن رعيته۔

(رواہ البخاری)

آنکھوں میں جذب روح کے اندر ہے میری ماں
بے نام چاہتوں کا سمندر ہے میری ماں
الفت کی چاشنی سے دھڑکتا ہے اس کا دل
چاہت کی خوشبو سے معطر ہے میری ماں
میں اس کی عظمتوں کو بیاں کس طرح کروں

میرے لیے بزرگ وقلندر ہے میری ماں
اے ماں تیرے خلوص ومحبت کی کیا مثال
ایثار قلب و جذب کا پیکر ہے میری ماں
جس کے کرم کے چھاؤں تلے ہم پلے بڑھے
ایک ایسا شجر بار تناور ہے میری ماں

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میری تقریر کا عنوان ہے ماؤں کی ذمہ داریاں۔ابھی ابھی میں نے خطبۂ مسنونہ کے بعد ایک پیاری سی حدیث شریف پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے اس کا ترجمہ کرنے سے پہلے آئے ایک بار رسول کائنات،فخر موجودات،دونوں عالم کے مالک و مختار،شفیع روزشمار،رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کریں۔

پڑھیں باآواز بلند درود پاک:

**اللھم صل علی سیدنا وشفیعنا ونبینا ومولانامحمدو بارک وسلم صلوا علیه صلواته وسلاما علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم۔**

**خواتین ملت اسلامیہ!** شخصیت کی تعمیر وترقی کا انحصار صحیح تعلیم وتربیت پر ہے۔میری ماں بہنو! یادرکھنا صحیح تعلیم وتربیت میں اہم رول

ماں ہی ادا کر سکتی ہے، دستورز مانہ اور لا فانی حقیقت ہے کہ دنیا کی سبھی قوموں کا قیمتی سرمایہ بچے ہوا کرتے ہیں اگر اس وقت وہ گود کا کھلونا ہیں تو آگے چل کر وہی مستقبل کے معمار بنیں گے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** ماں کی گود بچے کی درسگاہ اول ہے، اس عظیم درسگاہ سے وہ اخلاق حسنہ، اطاعت وفرماں برداری، اور دنیا میں زندگی گزارنے کے سلیقے اور ڈھنگ سیکھتے ہیں، اس لیے ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح سے کرے، اس کے رگ وریشہ میں دین کی روح پھونک دے، اس کے لیے ضروری ہے کہ ماں از خود صفات کاملہ کی حامل ہو، اس لیے کہ بچہ جیسا ماں کو دیکھے گا ویسا ہی بننے کی کوشش کرے گا، اگر بچہ ماں کو کلمہ پڑھتے دیکھے گا تو وہ بھی کلمہ پڑھنے کی کوشش کرے گا، اگر بچہ ماں کو درود پڑھتے دیکھے گا تو وہ بھی درود پڑھنے کی کوشش کرے گا، اگر بچہ ماں کو قرآن پڑھتے دیکھے گا تو وہ بھی قرآن پڑھنے کی کوشش کرے گا، اگر بچہ ماں کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو وہ بھی نماز پڑھنے کی کوشش کرے گا، لہٰذا اگر ماں ابتدا سے اپنے بچوں کو کلمۂ توحید کی لوری سنائے تو یقیناوہی کلمہ بچے کے دل و دماغ میں اتر جائے گا اور مستقبل میں ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر دے گا یہی وجہ ہے کہ رسول کائنات، فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی حفاظت اور تربیت کا ذمہ دار ماں کو ٹھہراتے ہوئے ارشادفرمایا: کہ عورت اپنے

شوہر کے گھر اور اولاد کی نگران کار ہے۔

(بخاری شریف)

عورتیں اس ذمہ داری کو مکمل طور پر اس وقت نبھا سکتی ہیں جب وہ خود اسلامی تعلیمات کی پابند ہو اور اسلام کے سانچے میں ڈھلی ہو، اس لیے کہ نیک اور صالح خاتون ہی راہ حق کے فدائیوں اور شیدائیوں کو تیار کر سکتی ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ بہترین ماں نے ہی حقیقت میں قوم وملت کو ایسے ایسے بیٹے دئے جنھوں نے تاریخ کو عظمت بخشی، شخصیت سازی میں ماں کا رول بہت ہی اہم ہوتا ہے، اسی لئے میں کہتی ہوں کہ اگر ماں نگار فاطمہ جیسی ہو تو بیٹا تاج الشریعہ جیسا ہوتا ہے، اگر ماں ارشاد بیگم جیسی ہو تو بیٹا مفتی اعظم ہند جیسا ہوتا ہے، ماں اگر حسینی خانم جیسی ہو تو بیٹا اعلیٰ حضرت جیسا ہوتا ہے، ماں اگر ماہ نور جیسی ہو تو بیٹا غریب نواز جیسا ہوتا ہے، ماں اگر ام الخیر فاطمہ جیسی ہو تو بیٹا غوث اعظم جیسا ہوتا ہے، ماں اگر بنت رسول اللہ حضرت فاطمہ جیسی ہو تو بیٹا حسین اعظم جیسا ہوتا ہے، ماں اگر حضرت آمنہ جیسی ہو تو بیٹا محمد رسول اللہ جیسا ہوتا ہے۔

ایک پڑھے با آواز بلند درود پاک:

**اللهم صل علی سیدنا وشفیعنا ونبینا ومولانا محمد**

**معدن الجود والکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم۔**

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج کی ماں پر لازم ہے کہ سب سے پہلے اپنی اصلاح کریں، اس لیے کہ جو خاتون نیک ہو، جس کے اندر اللہ تبارک وتعالیٰ کی فرماں برادری، شکر واحسان، زہد وقناعت، اپنے شوہر کی اطاعت اور اولاد کی بہترین تربیت کا جذبہ ہو یقیناً وہ کامیاب خاتون ہے اور اپنے شوہر کے لیے بہترین دولت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

**"الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ"**

**ترجمہ:** پوری کی پوری دنیا پونجی ہے لیکن نیک بیوی ایک بہترین پونجی ہے۔

دور حاضر میں امت کی نئی نسل کا مستقبل خواتین اسلام کے ہاتھوں میں ہے، ماؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کو صحابۂ کرام وتابعین عظام اور اسلامی شخصیتوں کے عبرت آموز واقعات سنائیں، بچوں میں اولیاے کرام کے نقش قدم پر چلنے کا شوق پیدا کریں، بزرگوں کے عرس کی تاریخیں یاد کرادیں خصوصی طور پر حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت نظام الدین اولیا، حضرت مخدوم بہاری، حضرت مخدوم سمناں، حضور تاج الشریعہ، حضور مفتی اعظم ہند اور حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عرس کی تاریخیں یاد کرادیں تا کہ ان کے اندر دینی جذبہ پیدا

ہوان میں اعلائے کلمۃ اللہ کی تڑپ ابھرے اور ہماری نئی نسل اسلامی تعلیمات کا جیتا جاگتا نمونہ بن سکے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** صبح کی نماز سے لے کر باورچی کھانے کی کھٹ پٹ، چھت پر کپڑے سکھاتے ہوئے، کڑھائی بنائی کرتے ہوئے ، یا پھر بالوں میں تیل لگاتے ہوئے، رات میں لوری گاتے ہوئے، کہانی سناتے ہوئے، کھنکتی چوڑیوں سے سجے ہوئے ہاتھوں سے دن بھر کی اپنی تمام ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے ، باتوں ہی باتوں میں اپنے بچوں کو زندگی کی کتنی ہی باتیں سکھا دیتی ہیں، یہ ہنر صرف ماں ہی کے پاس ہوتا ہے، نہ کوئی کلاس روم، نہ کوئی کتاب، نہ کوئی سوال و جواب وہ بس اپنے پیار اور اپنی باتوں اور لب ولباب سے ہی اتنا کچھ سکھا جاتی ہے کہ بچے بغیر کوشش کیے ہی بہت کچھ سیکھ جاتے ہیں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ بچے باپ کے مقابلے میں عام طور پر ماں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں اور اپنے دل کی باتیں باپوں کی بہ نسبت ماؤں سے زیادہ کرتے ہیں، کتنے ہی ایسے بیٹے ہیں کہ ان کے باپ انہیں کسی بات کے سمجھانے اور منوانے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن ساری کوششیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں لیکن جب اس معاملے میں ماں مداخلت کرتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے شیریں اور نرم ونازک چند کلمات میں ایسی تاثیر ڈال دیتا ہے کہ افکار میں تغیر پیدا

ہوجاتا ہے،خواہشیں اکثر بدل جایا کرتی ہیں،مکمل طور پر عزائم کا رخ پلٹ جاتا ہے،منصوبوں کی سمت بدل جاتی ہے بلکہ بسا اوقات زندگی کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ ماں کی پیاری پیاری آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسو کے چند قطروں نے بتوفیق الٰہی ایسے نتائج پیدا کیے ہیں کہ علما کی بے شمار تقریریں نہ کرسکیں، ماں کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو کے چند قطرے بیٹوں اور بیٹیوں سے وہ باتیں بآسانی منوا لیتے ہیں جن کے منوانے سے طاقت وقوت والے بھی عاجز رہتے ہیں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** والدین پر لازم ہے کہ وہ بچوں کو بچپن ہی میں اچھی عادتیں سکھائیں اور بری عادتوں سے بچائیں جب بچہ کوئی اچھا کام کرے تو اس کی حوصلہ افزائی کریں اگر کوئی برا کام کرے تو اس کی حوصلہ شکنی کریں اور مناسب انداز میں اس کی ڈانٹ ڈپٹ کریں تا کہ آئندہ وہ اس کام سے باز رہے مثلاً بچے نے کسی کو مارا، گالی دی یا اسکول میں کسی بچے کی کوئی چیز چرالی تو والدین کو چاہئیے کہ وہ سختی سے اس کا نوٹس لیں تا کہ بچہ آئندہ کبھی بھی ایسی حرکت نہ کرسکے اگر ابھی بچے پر سختی نہ کی تو ہوسکتا ہے پھر یہ رفتہ رفتہ مزید چوریاں کرتا چلا جائے اور بالآخر ایک دن معاشرے کا بدنام ڈاکو بن کر ابھرے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** بچپن ہی سے اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے کی ایک عبرتناک داستان سنئے اور عبرت کا سامان کیجئے۔

**دختران ملت اسلامیہ!** ایک خطرناک ڈاکو گرفتار کرلیا گیا، اس پر ڈکیتی اور قتل غارت گری کا مقدمہ چلا آخر کار جرم ثابت ہونے پر اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی، جب پھانسی کا وقت قریب آیا تو اس سے اس کی آخری آرزو پوچھی گئی اس نوجوان نے کہا کہ میری آخری تمنا یہ ہے کہ میں پھانسی کے پھندے پر لٹکنے سے پہلے اپنی ماں کا آخری دیدار کرنا چاہتا ہوں مجھ پر اتنا کرم کرو کہ مجھے ماں سے ملا دو چنانچہ اس کی ماں کو بلایا گیا، جوں ہی اس نوجوان کی نظر ماں پر پڑی غضبناک ہوگیا اور اچانک اپنی ماں کے اوپر حملہ کردیا اور ماں کے جسم کو لہولہان کردیا، ڈیوٹی پر موجود عملے نے جیسے تیسے زخمی ماں کو بے رحم بیٹے کے چنگل سے چھڑایا اور اس ڈاکو سے پوچھا کہ آخر تم نے ایسا کیوں کیا، اپنی ماں کے اوپر بہیمانہ حملہ کیوں کیا، تو اس نوجوان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ مجھے پھانسی تک پہنچانے والا کوئی اور نہیں بلکہ یہی میری ماں ہے، عملے نے کہا کہ جس ماں نے تجھے نو مہینے اپنے شکم میں رکھا، دو سالوں تک تجھے اپنا دودھ پلایا، برسوں تک تیری خدمت کی، تیر مستقبل سنوارا اور تم سارا الزام اپنی ماں پر ہی لگا رہے ہو؟ تو اس نوجوان نے کہا کہ دراصل معاملہ یہ ہے کہ میں نے بچپن میں اسکول کے اندر ایک طالب علم کی پینسل چرالی اور گھر آکر

اپنی اس ماں کو دکھایا لیکن میری اس غلطی پر میری ماں نے نہ مجھکو ڈانٹا، نہ نفرت کیا بلکہ مسکرا کر چپ ہوگئی، اس وقت مجھ میں عقل وشعور نہ تھا، سوچا کہ میں نے کوئی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے، میرا حوصلہ اور بلند ہوگیا اور میں مزید پنسلیں اور کاپیاں چرانے لگا، جب میں جوان ہوا تو چوری کی عادت اور پختہ ہوچکی تھی اور میں تجربہ کار بھی ہو چکا تھا، لہٰذا میں نے ڈکیتیاں شروع کردیں، اس لوٹ مار کے دوران مجھ سے بعض قتل کی وارداتیں بھی سرزد ہوگئیں اور میں بہت خطرناک ڈاکو بن گیا آخر پولس کے ہاتھوں گرفتار ہوکر آج اپنی اس ماں کی غلط تربیت کی بدولت پھانسی کا پھندہ پہننے والا ہوں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** دیکھا آپ نے کہ ماں کی غلط تربیت نے ایک بچے کو کتنا بڑا مجرم بنادیا، لہٰذا اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ ایک اچھا انسان بنے، اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ قوم کا ہمدرد بنے، اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ دین کا سپاہی بنے، اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ دین کا مجاہد بنے، اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ دین کا غازی بنے، اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ نیک انسان بنے، اگر تم چاہتی ہو کہ تیرا بچہ غوث وخواجہ کا چاہنے والا بنے، اگر تم چاہتی ہو تیرا بچہ مسلک اعلیٰ حضرت کا پیروکار بنے تو اپنے بچے کا بچپن سنوارو، جب بولنے لگے تو اسے اللہ اللہ بولنا سکھاؤ، پھر دھیرے دھیرے لا الہ الا اللہ بولنا سکھاؤ، جب اسکی زبان کھل جائے پورا کلمہ طیبہ پڑھنا سکھاؤ،

جب تمیز آئے تو ادب سکھاؤ، کھانے پینے کا طریقہ سکھاؤ، ہسنے بولنے کا سلیقہ سکھاؤ، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا سکھاؤ، دوستوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا انداز سکھاؤ، اسے نماز کی تعلیم دو، اسے قرآن کی تعلیم دو، اسے حدیث کی تعلیم دو، اسے مسلک اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے کی تلقین کرو، اس کے سامنے شراب کی، تاڑی کی، جوا کی، رشوت کی، اور دیگر برائیوں کی مذمت کرو تا کہ وہ ان چیزوں سے دور رہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** والدین کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے بچے کو خوش رکھنے کی کوشش کرے، حدیث شریف میں ہے، حضور اکرم نور مجسم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**"ان في الجنة دار يقال لها دار الفرح لايدخلها الامن فرح الاطفال كنز العمال"۔**

**ترجمہ:** جنت میں ایک گھر ہے جسے فرح (خوشیوں) کا گھر کہا جاتا ہے، اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو اپنے بچوں کو خوش رکھتے ہیں معلوم ہوا کہ بچوں کو خوش رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** بچوں کو خوش رکھنے کے کئی طریقے ہیں مثلاً بچوں کے ساتھ کبھی کبھار ان کے کھیل میں شریک ہونا، ان کی جائز خواہشات کا پورا کرنا، ان کے ساتھ اچھے اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش

آنا، کبھی کبھار کوئی ایسا لطیفہ سنانا جس سے وہ خوش ہوکر بے اختیار ہنس پڑیں لیکن خبردار مزاح میں بھی جھوٹ کی کوئی آمیزش نہ ہو، اس کا سبق بھی ہمیں سیرت پاک سے ملتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضور اکرم نور مجسم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ ایک بوڑھی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا فرمادیں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بوڑھے نہیں جائیں گے اتنا سننا تھا کہ وہ بوڑھی رونے لگی اسے روتا دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور ارشاد فرمایا جنت میں سارے مرد وعورت جوان ہوکر داخل ہوں گے، اگر اس طرح کا مزاح ہو جس میں نہ کسی کی دل آزاری ہو نہ جھوٹ کا دخل ہو تو بچے تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے خوش اخلاقی اور خندہ روی کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** یاد رکھنا کہ تعلیم محض بڑے اسکولوں میں داخلہ کروا دینے کا نام نہیں ہے یا محض اچھا نصاب پڑھا دینا نہیں ہے بلکہ اصل تعلیم تو محبت، ہمدردی، سچائی، خدمت خلق، اور تہذیب وادب سکھانے کا نام ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** بچوں کو اچھی نصیحتوں سے نوازنا چاہیئے، اس کا سبق بھی ہمیں حدیث سیرت پاک سے ملتا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی اس میں سے آخری دو یہ ہیں:

**"ولا ترفع عنهم غصاك ادبا و اخفهم في الله"۔**

(احمد وطبرانی)

**ترجمہ:** تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا اور اللہ رب العزت سے ان کو ڈراتے رہنا۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اس حدیث پاک سے سبق ملتا ہے کہ اگر حدود شرعیہ کے تحت کبھی کبھار مارنے کی ضرورت بھی پیش آئے تو تنبیہ نصیحت کے واسطے اسکی اجازت ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ بچوں کی نماز کی نگرانی کیا کرو اور اچھی باتوں کی ان کو عادت ڈالو۔

حضرت لقمان حکیم کا ارشاد ہے کہ باپ کی مار اولاد کے لیے ایسی ہے جیسا کہ کھیتی کے لیے پانی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی اولاد کو تنبیہ کرے تو یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے، اور ایک صاع تقریبا ساڑھے تین کیلو غلہ ہوتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** ایک بار اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ و سلم کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرلیں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**"اللہ رب محمد صلی علیہ و سلم، نحن عباد محمد صلی اللہ علیہ و سلم"۔**

**خواتین ملت اسلامیہ!** کتب احادیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کو تربیت دینے کا ایک واقعہ لکھا ہے:

حضرت رافع ابن عمرو غفاری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا تو انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر پھینکا کرتا تھا ایک دن انصار مجھے پکڑ کر رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے ،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے لڑکے تو کھجوروں کے درخت پر پتھر کیوں پھینکتا ہے، میں نے عرض کیا کہ کھجوریں کھانے کے لیے ان کے درختوں پر پتھر مارتا ہوں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیٹے پتھر نہ پھینکا کرو بلکہ درخت کے نیچے جو بھی کھجوریں گری پڑی ہوں ان کو کھالیا کرو، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیراا اور فرمایا یا اللہ اسے سیر فرما۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** دیکھا آپ نے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے کس طرح اپنی سنت کے ذریعہ بات سمجھا دی اور پھر نہایت ہی شفقت کے ساتھ نصیحت بھی فرمادی، بچے کی کھجور کھانے کی خواہش بھی پوری ہوگئی اور کھجور والوں کی تکلیفیں بھی دور ہوگئیں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو اسلامی تعلیم دیں، بچوں کے لیے نیک صحبت کا انتخاب کریں، بچوں کو اچھی اچھی نصیحتوں سے نوازیں، بالغ بچوں کو شرعی مسائل کی تعلم دیں، انہیں سلام کرنا سکھائیں، انہیں درور پڑھنا سکھائیں، انہیں صلواۃ وسلام پڑھنا سکھائیں، انہیں کلام رضا مصطفیٰ جان رحمت پڑھنا سکھائیں، انہیں قرآن پڑھنا سکھائیں، انہیں نماز پڑھنا سکھائیں، انہیں آداب مسجد سکھائیں، انہیں آداب مجلس سکھائیں، کیونکہ آپ بچوں کے نگہبان ہو اور ہر شخص اپنی رعیت کا محافظ وامین اور جواب دہ ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

”کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته“۔

ترجمہ: ہر آدمی نگہبان ہے اور ہر آدمی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالی اپنے حبیب کے طفیل ہر ماں باپ کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین آمین بجاہ سید المرسلین۔

**وما علینا الا البلاغ**

## ساتویں تقریر

# شان اعلیٰ حضرت

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین،والصلوة والسلام علی سیدالمرسلین وعلی آله واصحابه اجمعین امابعد!

فقد قال الله تبارك وتعالی في القرآن المجیدوالفرقان الحمید، فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم ،بسم الله الرحمن الرحیم، الاآن اولیاءالله لاخوف علیهم ولا هم یحزنون۔

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

(سورہ یونس،آیت نمبر ۶۲،ترجمہ کنزالایمان)

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میری تقریر کا عنوان ہے: شان اعلیٰ حضرت۔

عشق کے باب کا عنوان ہیں اعلیٰ حضرت

حب سرکار کی پہچان ہیں اعلیٰ حضرت

سرنگوں آپ کے آگے ہیں فقیہان زمن

دہر میں فقہ کے نعمان ہیں اعلیٰ حضرت

ان کی تحریر میں تحقیق کا ہے دریا رواں

ملک تحقیق کے سلطان ہیں اعلیٰ حضرت

چشمۂ حب نبی ان کی حدائق بخشش

عشق آقا کی وہ برہان ہیں اعلیٰ حضرت

**دختران ملت اسلامیہ!** آئے کچھ سننے اور سنانے سے پہلے سیدابرار واخیار، شہنشاہ ذی وقار، کائنات کی اولین فصل بہار، عرب کے ناقہ سوار، بے چین دلوں کا قرار، رسولوں کے سردار، انسانیت کے وقار، حضورا کرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود شریف کا نذرانہ پیش کریں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**اللهم صل علی سيدنا و شفيعنا و نبينا و مولانا محمد وبارك وسلم صلوا عليه صلواة وسلاما عليك يارسول الله صلی الله تعالى عليه وسلم۔**

**دختران ملت اسلامیہ!** اللہ تبارک وتعالیٰ ہر زمانے میں ہمارے درمیان ایک ایسے مجاہد کو مبعوث فرماتا ہے جو لوگوں کو راہ ہدی پر گامزن کرے، بنجر دلوں میں گل ولالہ کے بیج بوئے۔

میں جس مبارک ہستی کا ذکر کرنے جارہی ہوں وہ ایک ایسی ذات مبارکہ ہے کہ بندیٔ ناچیز کی زبان وقلم بولنے اور لکھنے سے قاصر ہے، وہ عظیم ذات کوئی اور نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدددین وملت ، حامئ سنت ، باعث خیر و برکت الشاہ امام احمد رضان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں۔

جن کے چرچے دنیا کے کونے کونے چپے چپے میں ہیں جن کا نام سنتے ہی غیر مقلد اور وہابیوں کے پیروں تلے زمین کھسک جاتی ہے، جسم تھرا جاتے ہیں، اور گمراہی وضلالت کے راستے بند ہوجاتے ہیں۔

یہ وہ عظیم ہستی ہے جن کا فیضان علم روحانی ساری دنیا کو دستیاب ہے، ان کے ذریعہ ہر ذلیل وفقیر سعادت و نیک بختی کے سانچوں میں ڈھلتے نظر آتے ہیں، لوگوں کے دل ودماغ میں سنیت کے چشمے ملتے نظر آتے ہیں۔

ایسے با کمال ولی اور فقید المثال عاشق رسول کی ولادت باسعادت دس (۱۰) شوال المکرم بارہ سو بہتر (۱۲۷۲) ہجری مطابق چودہ (۱۴) جون انیس سو چھپن (۱۹۵۶) عیسوی بوقت ظہر محلہ جسولی شہر بریلی شریف یوپی انڈیا میں ہوئی۔

اعلیٰ حضرت کا پیدائشی نام محمد اور تاریخی نام المختار ہے آپ کے جد امجد حضرت مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کا اسم

گرامی احمد رضا رکھا۔

امام عشق ومحبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے اپنی ولادت باسعادت کی سن ہجری اس آیت کریمہ سے نکالا ہے:

**”اولئک کتب في قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه“**

**ترجمہ:** یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔ (سورۃ المجادلۃ، آیت نمبر ۲۲)

**دختران ملت اسلامیہ!** حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن میں بچوں کے ساتھ کبھی نہیں کھیلتے تھے، اگر کبھی کبھار محلے کے بچے گھر میں آکر کھیلنے لگتے تو ان کے ساتھ کھیل میں بھی شریک نہ ہوتے بلکہ صرف دیکھا کرتے، آپ کے زمانے میں بچوں میں پتنگ اڑانے کا عام رواج تھا مگر آپ کبھی اس میں حصہ نہ لیتے اتفاق سے اگر کبھی کٹی ہوئی پتنگ گھر کے آنگن میں آکر گر جاتی تو اسے اٹھاتے اور والد صاحب کے پلنگ کے نیچے لاکر رکھدیتے، والد صاحب تشریف لاتے اور پلنگ کے نیچے پتنگ دیکھتے تو پوچھتے یہاں پتنگ کس نے رکھی عرض کیا جاتا کہ (امن) میاں نے رکھی ہے یہ سن کر فرماتے کہ انہوں نے پتنگ خود نہ اڑائی میرے اڑانے کے لیے رکھدی، پھر فرماتے کہ اللہ تبارک وتعالی نے انہیں کھیل کود کے لیے پیدا ہی نہیں فرمایا۔

# اعلیٰ حضرت سے متعلق بزرگوں کی پیش گوئیاں

**پہلا واقعہ:**

**دختران ملت اسلامیہ!** جب سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت ہوئی تو آپ کو آپ کے دادا حضور کی گود میں دیا گیا، تو آپ کے دادا حضور نے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا بہت بڑا عالم ہوگا۔

**دوسرا واقعہ:**

جس وقت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی عمر شریف دس سال کے قریب تھی، ایک دن آپ کے دروازے پر کسی نے آواز دی، آپ باہر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بزرگ فقیر صفت کھڑے ہیں، انہوں نے دیکھتے ہی آپ کے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا تم بہت بڑے عالم بنو گے۔

**تیسرا واقعہ:**

بچپن کے زمانے میں اعلیٰ حضرت کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی انہوں نے آپ کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھا اور کئی بار دیکھا پھر انہوں نے پوچھا کہ تم رضا علی خان صاحب کے کون ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ان کا پوتا ہوں، انہوں نے فرمایا جبھی تو تمہارے چہرے پر شہرت و بلندی کے آثار نظر آتے ہیں۔

## چوتھا واقعہ:

امام عشق ومحبت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنی مسند کے سامنے کھڑا تھا، اس وقت میری عمر تقریبا ساڑھے تین سال ہوگی، میں نے دیکھا کہ ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں تشریف لائے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عربی شخص ہے انہوں نے عربی زبان میں بات چیت بھی کی میں نے بھی عربی زبان میں جواب دئے، پھر اس کے بعد اس بزرگ ہستی کو میں نے کبھی نہ دیکھا۔

## پانچواں واقعہ:

حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ بریلی شریف اخونزادہ مسجد میں بشیر الدین نام کا ایک بزرگ رہا کرتے تھے، ان کا معمول یہ تھا کہ جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں ان کو سناتے تھے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا ایک رات تقریبا گیارہ بجے ان کی خدمت میں جا پہنچا اور فرش پر جاکر بیٹھ گیا، وہ حجرے میں ایک چار پائی پر بیٹھے ہوئے تھے، وہ تقریباً پندرہ بیس منٹ تک مجھ کو بغور دیکھتے رہے، پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم مولوی رضا علی خان صاحب کے کون ہو؟ میں نے کہا کہ ان کا پوتا ہوں، وہ وہاں سے اٹھے اور مجھے اٹھا کر لے گئے، اور چار پائی

پر بیٹھنے کو کہا، پھر پوچھا کیا مقدمہ کے لیے آئے ہو؟ میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں مقدمہ کے لیے نہیں بلکہ میں تو صرف دعائے مغفرت کے لیے آیا ہوں پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک کہتے رہے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ رحم کرے، پھر اس کے بعد میرے منجھلے بھائی مولوی حسن رضا خان ان کے پاس مقدمہ کے لیے حاضر ہوئے تو ان سے پوچھا کیا مقدمے کے لیے آئے ہو، انہوں عرض کیا جی ہاں میں مقدمے کے لیے حاضر آیا ہوں، پھر انہوں نے فرمایا کہ مولوی صاحب سے کہنا کہ قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے **نصر من الله و فتح قریب** بفضلہٖ تعالی دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہو گیا۔

(از جہان امام احمد رضا)

**خواتین ملت اسلامیہ!** امام احمد رضا کسی فرد واحد کا نام نہیں ہے بلکہ ایک عظیم شخصیت کا نام امام احمد رضا ہے، بہت سی خوبیوں کا نام امام احمد رضا ہے، ہمہ گیر شخصیت کا نام امام احمد رضا ہے، تدبر کا نام امام احمد رضا ہے، تعقل کا نام امام احمد رضا ہے، تفہیم کا نام امام احمد رضا ہے، تفقہ فی الدین کا نام امام احمد رضا ہے، امام اعظم کی فقاہت کا نام امام احمد رضا ہے، امام رازی کی تدقیقی کمال کا نام امام احمد رضا ہے، علامہ جلال الدین سیوطی کے تفسیر کمال کا نام امام احمد رضا ہے، استفتا کی باریک بینی کا نام امام احمد رضا ہے، پیچیدہ مسائل کے حل کا نام امام احمد رضا ہے، سید آل

رسول کے سرمایہ حیات کا نام امام احمد رضا ہے، عشق مصطفےٰ کے مجسمے کا نام امام احمد رضا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** امام اہلسنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا چرچا پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، اعلی حضرت کا چرچا صرف ہندوستان کی چہار دیواری ہی میں محدود نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت کا چرچا سرزمین عرب میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا لندن کی یونیورسٹیوں میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا امریکہ کے شہروں میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا حل وحرم میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا مصنف کی تصنیف میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا خطیب کے خطابت میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا مدبر کی تدبیر میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا محقق کی تحقیق میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا پروفیسر کے مطالعہ میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا ادیب کے ادب میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا شاعر کے شعر میں بھی ہے، اعلیٰ حضرت کا چرچا مفتی کے فتوے میں بھی ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** جب کوئی دانشور اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے تو ان کی عظمت کے سامنے اپنا گھٹنا ٹیک دیتا ہے، جب کوئی محقق اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے تو ان کی تحقیق کے سامنے اپنا سر جھکا دیتا ہے، جب کوئی مفکر اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے تو

ان کی فکر کے سامنے اپنا سر جھکا دیتا ہے، جب کوئی مدبر اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے تو ان کے تدبر کے سامنے سر عقیدت کو جھکا دیتا ہے، جب کوئی مفسر اعلیٰ حضرت کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے تو ان کی تفسیر کے سامنے سر عقیدت خم کر دیتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کا دنیائے سنیت پر بہت بڑا احسان ہے، اس لیے کہ جب دیو بندیت کی کالی گھٹا عالم اسلام میں پھیل رہی تھی، جب وہابیت کی تیز وتند آندھی عالم اسلام کو اپنے لپیٹ میں لے رہی تھی، جب نجدیت اپنا دامن پھیلا رہی تھی، جب دشمنان رسول چراغ نبوت کو بجھانے کی کوشش کر رہے تھے، جب مسلم نما بھیڑئے عظمت مصطفیٰ کو گھٹانے کی کوشش کر رہے تھے، جب گمراہیت پھیل رہی تھی ایسے اندوہناک دور میں شہر بریلی میں امام احمد رضا خان جلوہ افروز ہوئے۔

جنہوں نے اپنے نوک قلم سے دامن وہابیت کو تار تار کیا، جنہوں نے اپنی زبان وقلم سے وہابیت کی تیز آندھی کو روکا، جنہوں نے اپنے نوک قلم سے دشمن مصطفےٰ کی گردن اڑایا، جنہوں نے غدار رسول کے دلوں میں دہشت پیدا کیا، جنہوں نے عاشق رسول اور دشمن رسول کے درمیان خط امتیاز کھینچا، جنہوں نے وہابیت اور دیو بندیت کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کیا، جنہوں نے سرمۂ عشق مصطفیٰ آنکھوں میں پہنایا، جنہوں نے عشق

رسول کا چراغ سینوں میں روشن کیا، جنہوں نے عشق رسول میں جینے اور مرنے کا طریقہ سکھایا۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** تاریخ کا مطالعہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ جب دنیا میں نمرودیت پھیلتی ہے تو ابراہیم خلیل اللہ پیدا ہوتا ہے، جب دنیا میں فرعونیت پھیلتی ہے تو موسیٰ کلیم اللہ پیدا ہوتا ہے، جب دنیا میں یزیدیت پھیلتی ہے تو امام حسین پیدا ہوتا ہے، جب دنیا میں دین الٰہی کا وجود ہوتا ہے تو مجدد الف ثانی پیدا ہوتا ہے، جب دنیا میں وہابیت ونجدیت پھیلتی ہے تو امام احمد رضا پیدا ہوتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے جس فن میں قلم اٹھایا وہابیت ودیوبندیت کو منہ توڑ جواب دیا، جب فتوی میں قلم اٹھایا تو قیصر وہابیت کو ڈھادیا، جب الدولت المکیہ لکھا تو دنیائے وہابیت میں زلزلہ پیدا کردیا، جب فن شاعری میں قلم اٹھایا تو دشمنان رسول کو اس طرح چیلنج کیا:

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

**خواتین ملت اسلامیہ!** جب وہابی اور نجدی نے یہ لکھا کہ جس کا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں، وہ بے بس ومجبور ہے، تو اعلیٰ

حضرت فاضل بریلوی نے فن شاعری کے ذریعہ وہابی کو مخاطب کرتے ہوئے جواب دیا۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

**خواتین ملت اسلامیہ!** اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سے سچی محبت کرو اور مسلک اعلیٰ حضرت پر چلو اس لیے کہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک امام اعظم ہے، مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک امام شافعی ہے، مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک امام مالک ہے، مسلک اعلیٰ حضرت ہی مسلک امام احمد بن حنبل ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** دور حاضر میں وہابی، دیو بندی ، اہل حدیث اور دیگر فرقہ باطلہ تقلید کا لبادہ اوڑھ کر سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس لیے مسلک امام اعظم ابوحنیفہ کو سمجھنے کے لیے مسلک اعلی حضرت کہا جاتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** یقیناً امام اہلسنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کا ہم سنیوں پر احسان عظیم ہے اور دور حاضر میں سرکار اعلیٰ حضرت کا جواب نہیں ملتا۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ایک دو تو کیا سینکڑوں میں بھی نہیں تیرا جواب

محفل انجم میں جیسے جلوہ گر ہو ماہتاب

گر نہ ہوتا آپ کا جودوکرم جلوہ فشاں

تو یہاں ماحول کا کچھ اور ہی ہوتا سماں

اس زمیں کا ہر ایک ذرہ تیرا مشکور ہے

تیرے باعث ذرہ ذرہ اس جگہ پرنور ہے

لاکھ حیلے کریں دشمنان رضا

خوب جلتے رہیں حاسدان رضا

چاروں جانب کھڑے میں نشان رضا

ان کی ہر شان وشوکت سلامت رہے

قادری ہی رہوں قادری ہی مروں

روز محشر بھی میں قادری ہی اٹھوں

نزع میں قبر میں حشر میں ہر جگہ

نسبت قادریت سلامت رہے

اے بریلی تری عظمتوں کو سلام

اے بریلی تری رفعتوں کو سلام

دین حق کی حفاظت کی خاطر سدا

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے

نائب غوث اعظم کا ہے وہ قلم
جس نے بد مذہبوں کے کیے سر قلم
چاروں جانب کھڑے ہیں رضا کے الم
انکی شاہانہ سطوت سلامت رہے

پیارے سنی تیری تو بڑی شان ہے
سن تیرے پاس تو کنز الایمان ہے
اعلیٰ حضرت کا تجھ پر یہ احسان ہے
یہ کرم یہ عنایت سلام رہے

شکر ہے روز محشر حضور خدا
مل گئے پیش کرنے کو احمد رضا
ہے یہ فرمان آل رسول خدا
یہ مقدس امانت سلامت رہے

**وماعلینا الاالبلاغ**





## آٹھویں تقریر

# حضور تاج الشریعہ تاریخ کے آئینے میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من سرور افسنا ومن سيئات أعمالنا ومن يهدى الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد!

فقد قال الله تبارك وتعالي في القرآن المجيد والفرقان الحميد، اعوذبالله من الشيطن الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم، يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرواور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۱۹، ترجمہ کنزالایمان)

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میری تقریر کا عنوان ہے: حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ کے آئینے میں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** کچھ لب کشائی کرنے سے پہلے، گفت

وشنید سے پہلے اپنے آقا ومولیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں ایک بار نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش کریں۔

پڑھیں با آواز بلند درود پاک:

**اللہ رب محمد صل علیہ وسلم، نحن عباد محمد صل علیہ وسلم۔**

بتاؤں کیسے کتنے پر ضیا تاج شریعت ہیں
شبیہ اعلیٰ حضرت باخدا تاج شریعت ہیں

نبی کے عشق کا جلوہ نظر آتا ہے چہرے میں
سراپا پیکر صدق صفا تاج شریعت ہیں

شجاعت کے، عدالت کے سخاوت کے ہیں وہ پیکر
علی ، فاروق ، عثماں کی ادا تاج شریعت ہیں

ہر ایک لمحہ ہر ایک ساعت شب ودن دیکھئے چل کر
ہمیشہ محو عشق مصطفےٰ تاج شریعت ہیں

حبیب ناتواں کو حشر کی گرمی کا کیوں غم ہو
شہ بطحیٰ کے دامن کی ہوا تاج شریعت ہیں

**خواتین ملت اسلامیہ!** وارث علوم اعلیٰ حضرت، امین سرکار مفتی

اعظم ہند، یادگار حجۃ الاسلام، جگر گوشۂ مفسر اعظم ہند، نائب رسول اعظم، مظہر غوث اعظم، مقبول زمانہ، محقق عصر، فقیہ زمن، مفتی بے بدل، افقہ الفقہا، اعلم العلما، اکبر المشائخ، مرجع الخلائق، شیخ اکبر، پیر بے نظیر، قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خان قادری نوری رضوی ازہری علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات آج پوری دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔

اللہ رب العزت نے آپ کو وہ مقبولیت عطا فرمائی جس کی مثال تاریخ میں دور دور تک نہیں ملتی۔

سچ تو یہ ہے کہ:

مفتی اعظم کا سچا جانشیں اختر رضا خاں ہے
کمال فضل کا پیکر حسیں اختر رضا خاں ہے

رضا کے علم کا وارث رضا والوں کا تو قائد
تیرے آگے جھکی سب کی جبیں اختر ضا خاں ہے

لقب تاج شریعت کا دیا عالم کے علما نے
وقار علم کا مسند نشیں اختر ضا خاں ہے

تیرا فتوی تیرا تقوی جزاک اللہ جزاک اللہ
برائے حق، برائے نقطہ چیں اختر رضا خاں ہے

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت با سعادت مرکز اہلسنت بریلی شریف کے محلہ سوداگران میں چودہ (۱۴) ذی الحجہ، تیرہ سو اکسٹھ (۱۳۶۱) ہجری، مطابق تئیس (۲۳) نومبر، چودہ سو بانوے (۱۴۹۲) عیسوی، بروز منگل ہوئی۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان حضور مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے فرزند ارجمند ہیں، خاندانی روایت کے مطابق آپ کا پیدائشی نام محمد رکھا گیا، کیونکہ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی محمد ابراہیم رضا ہے، اس مناسبت سے آپ کا نام محمد اسماعیل رضا تجویز ہوا، آپ کا عرفی نام اختر رضا ہے، اور اسی اسم گرامی سے پوری دنیا میں مشہور ہیں، اختر تخلص اور قادری مشربا اور ازہری علما نام کے آگے تحریر فرماتے تھے، آپ افغانی النسل ہیں۔

**آپ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے:**

- تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان علیہ الرحمۃ
- بن مفسر اعظم ہند محمد ابراہیم رضا خان علیہ الرحمۃ
- بن حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خان علیہ الرحمۃ
- بن امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ

۞ بن خاتم المتکلمین مفتی محمد نقی علی خان قادری علیہ الرحمۃ
۞ بن رضا علی خان علیہ الرحمۃ

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت نگار فاطمہ علیہا الرحمۃ سے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا، اور ابتدائی کتابیں آپ کے والد محترم حضور ابراہیم رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خود پڑھائیں، اس کے بعد دارالعلوم منظر اسلام میں داخلہ کرادیا، انیس سو ترسٹھ (۱۹۶۳) عیسوی تک منظر اسلام میں نحو میر، میزان ومنشعب وغیرہ سے لے کر ہدایہ آخیرین تک کی کتابیں دارالعلوم منظر اسلام کے شاہین بلند پرواز اور علوم وفنون کی شاخوں پر مہارت تامہ رکھنے والے اساتذۂ کرام سے پڑھیں، پھر والد ماجد کی خواہش وتمنا اور لوگوں کے اصرار پر آپ زبان وادب میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے لیے انیس سو چوسٹھ (۱۹۶۴) عیسوی میں عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی الجامعۃ الازہر قاہرہ مصر تشریف لے گئے اور وہاں تین سال تک تعلیم حاصل فرمائی اور ۱۹۶۶ عیسوی میں مصر سے فارغ ہو گئے۔

۱۹۶۶ عیسوی میں جامع ازہر کا سب سے اعلی اور ٹاپر تاج الشریعہ بنے، اس خوشی میں جنرل جمال ابوناصر نے فخر ازہر ایوارڈ سے آپ کو نوازا۔

(حیات تاج الشریعہ)

جمشید ساحل بریلوی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

زمیں سے عرش تک چرچا میرے تاج شریعت کا
زمانہ پڑھتا ہے خطبہ میرے تاج شریعت کا
وہ ملک ہند ہو مصر ہو یا کوئی ممالک ہو
ہر سو بجتا ہے ڈنکا میرے تاج شریعت کا
وہ مفتی ہو یا عالم ہو یا حافظ ہو یا ہو قاری ہو
سبھی کے لب پہ ہے نعرہ میرے تاج شریعت کا

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ۱۹۶۸ عیسوی میں علامہ حسنین رضا خان کی بیٹی سے نکاح فرمایا آپ سے ایک لڑکا حضرت علامہ عسجد رضا خان اور پانچ لڑکیاں ہوئیں۔

(کرامات حضور تاج الشریعہ)

**خواتین ملت اسلامیہ!** ۱۱ مارچ، ۲۰۰۵ عیسوی کو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ بنارس کے لیے کاشی وشوناتھ ایکسپریس سے روانہ ہوئے، نماز عصر بریلی جنکشن پر ادا فرمائی، نماز مغرب شاہجہاں پور میں ادا کی اور عشاء کے وقت ٹرین لکھنو پہنچ گئی، حضور تاج الشریعہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مصلیٰ بچھاؤ تا کہ نماز عشاء ادا کر لی جائے، ساتھیوں نے کہا کہ حضور اب ٹرین چلنے لگی ہے لیکن پھر بھی حضور تاج الشریعہ نے

مصلیٰ بچھانے کا حکم دے دیا ،مصلیٰ بچھایا گیا اور جوں ہی حضور تاج الشریعہ نے مصلیٰ پر قدم رکھا ٹرین فوراً رک گئی اور حضرت نماز کے لیے کھڑے ہو گئے ،ٹرین میں جگہ تنگ اور حضرت کی نقاہت کو دیکھتے ہوئے ایک طرف مفتی محمد شعیب رضا قادری اور دوسری طرف علمائے کرام معمولی سہارا دیتے رہے،حضور تاج الشریعہ نے اطمنان کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز عشاء ادا فرمائی ،بس سلام پھیرتے ہی ٹرین چلنے لگی ، حضرت نے سلام پھیرا ،فرمایا ٹرین کہاں پر ہے،عرض کیا کہ حضور ٹرین ابھی پلیٹ فارم پر ہی ہے،حضرت نے فرمایا کہ چلو الحمد للہ نماز وقت پر ادا ہو گئی۔ (حیات تاج الشریعہ)

عظمتوں کے پاسباں تھے سیدی اختر رضا
اہل سنت کا نشاں تھے سیدی اختر رضا
زہد وتقویٰ علم وحکمت فکروفن کی بزم میں
سب پہ فائق بے گماں تھے سیدی اختر رضا
غوث اعظم کے توسل اعلیٰ حضرت کے طفیل
حق کے میر کارواں تھے سیدی اختر رضا

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ ساؤتھ افریقہ ،ماریشس،ہرارے، زمبابوے وغیرہ کے تقریباً ایک درجن ممالک کے

تبلیغی سفر پر چودہ (۱۴) مارچ ۲۰۱۵ عیسوی کو بریلی شریف سے روانہ ہوئے، قیام دولت کدہ بریلی سے ہی آنکھ سے کبھی کبھی خون نکل رہا تھا، سبھی لوگوں نے حضرت کو اتنا طویل سفر کرنے سے منع فرمایا، مگر آپ تاریخ دے چکے تھے، اس لیے وعدہ خلافی نہ ہو، اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادے حضرت علامہ مفتی مسجد رضا خان قادری بھی تھے، ساؤتھ افریقہ پہنچنے پر آنکھ میں تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔

۱۲۲اپریل ۲۰۱۵ عیسوی کو ہاسپٹل لے جا کر آنکھ کے مشہور اور تجربہ کار ڈاکٹر کو دیکھایا گیا، انہوں کچھ دوائیں تجویز کیں اور آپریشن کا مشورہ دیا، یہ وہ آنکھ ہے جس کا تقریباً بیس سال پہلے بمبئی میں آپریشن ہو چکا تھا، اس دوران آنکھ کے تحفظ کے پیش نظر پلاسٹک کے دو ٹکڑے ڈاکٹر نے لگا دئے تھے، وہ ٹکڑے ابھر کر آ گئے تھے اس لیے آنکھ سے خون بہنے لگا تھا، ڈاکٹر نے کہا کہ آنکھ کے آپریشن کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے، جس سے اس پر کنٹرول پایا جا سکے، ۱۲۴اپریل ۲۰۱۵ عیسوی کو آپریشن کی تاریخ مقرر کر دی، حضرت کو مرید و عقیدت مند حضرات ہاسپتال لیکر پہنچے، آپریشن کی تیاریاں مکمل ہوگئیں، ڈاکٹروں نے آپریشن سے پہلے معمول کے مطابق حضرت کو بیہوشی کا انجکشن لگانا چاہا مگر آپ نے سختی سے یہ کہتے ہوئے منع فرما دیا کہ اس طرح کے انجکشن میں ناجائز چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے، اس لیے میں نہیں لگوا سکتا، ڈاکٹروں نے

حضرت کو مطمئن کرنے کی کوشش کی مگر حضرت نے انکار فرمادیا، پھر ڈاکٹر نے گزارش کی کہ اتنا حصہ بن کر دیتا ہوں، حضرت اس پر بھی تیار نہیں ہوئے، اورسن کرنے سے بھی منع کر دیا، عین آپریشن کے وقت ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ڈاکٹروں کا پورا پینل حضرت کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا کہ آپریشن بغیر سن کیے ہوئے یا بغیر انجکشن لگائے نہیں ہوتا ہے، حضرت نے بڑے اطمنان کے ساتھ ان ڈاکٹروں کے پورے پینل سے فرمایا کہ آپ لوگ بالکل پوری بے فکری کے ساتھ میری آنکھ کا آپریشن کیجئے میں کسی بھی طرح کسی ناجائز اشیا کا استعمال نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی پسند کرتا ہوں انشاء اللہ تعالی مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، میرے جد امجد نے بھی بغیر انجکشن کے آنکھ کا آپریشن کروایا تھا، آپ لوگ اپنا کام کریں۔

ڈاکٹروں نے بڑی مشکل سے ہمت جٹایا اور آپریشن کرنا شروع کر دیا، حضرت بہت مطمئن اور بالکل ساکت و جامد بیٹھے رہے تقریباً ساڑھے تین گھنٹے تک آپریشن چلا اور آنکھ میں سات ٹانکے لگے، آپریشن کی تکمیل تک آپ کی زبان مبارک پر درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف کا ورد جاری رہا، ڈاکٹر حضرات سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں مگر لبوں کی جنبش سے محسوس ہوتا تھا کہ آپ کچھ پڑھ رہے ہیں، آپریشن کے بعد ڈاکٹروں کا تاثر حیرت انگیز تھا، انہوں نے کہا کہ

میں دنیا بھر میں جاتا ہوں، اب تک میں نے یا کسی ڈاکٹر نے بغیر انجکشن لگائے آپریشن نہیں کیا ہے، مگر یہ شخصیت اپنے آپ میں منفرد ہے، دنیا کا سب سے نالائق ڈاکٹر میں ہوں کہ میں نے بغیر انجکشن کے آپریشن کیا، اور یہ ذات دنیا کی واحد ذات ہے کہ اتنی مضبوط ہمت اور روحانی قوت والی ہے کہ ساڑھے تین گھنٹے تک بالکل جس طرح بیٹھا یا گیا تھا بیٹھے ہی رہے ذرا سی بھی جھنجھلاہٹ نہیں کی، جب کہ اس طرح کے بڑے آپریشن میں آدمی تکلیف سے تڑپ اٹھتا ہے، ایک ذرا سا کانٹا چبھ جانے سے آدمی کراہ اٹھتا ہے، مگر یہ شخصیت پوری دنیا میں شاید واحد ہوگی جس کے اندر میں روحانی اور ایمانی قوت دیکھتا ہوں، ڈاکٹروں کی پوری ٹیم آپ کی استقامت پر حیران تھی۔ (حیات تاج الشریعہ)

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

جانشین رضا شاہ اختر رضا
فخر اہل سنن شاہ اختر رضا

ان کا سایہ سروں پر رہے دائما
ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رفعت ہفت آسماں سے بھی اونچی ہے، آپ پر اللہ تبارک وتعالی کی رحمت

اس قدر ہے، آپ کو کعبۃ اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا موقع ملا اور غسل کعبہ دینے کا شرف بھی، آپکے مریدین ومعتقدین ہندوستان ، پاکستان، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، بنگلہ دیش، موریشس، سری لنکا، برطانیہ، ہالینڈ، جنوبی افریقہ، امریکہ، ایران، عراق، ترکی، جرمن متحدہ عرب امارات، کویت، لبنان، مصر، شام، کناڈا وغیرہ ممالک کے طول وعرض میں لاکھوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں، آپ کے مریدین میں بڑے بڑے علما، مشائخ صلحا، شعرا، خطبا، مفکرین، قائدین، ریسرچر، اسکالر، پروفیسر، ڈاکٹر اور محققین ہیں، جو آپکی غلامی کی نسبت پر ناز کرتے ہیں، آخر علم وفضل کا آفتاب وارث علوم اعلیٰ حضرت، بدرطریقت، تاج شریعت، حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری از ہری علیہ الرحمۃ والرضوان ۷۵ سال ۵ ماہ ۱۸ دن کی عمر گزار کر ۶ ذی القعدہ ۱۴۳۹ ہجری مطابق ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ عیسوی بروز جمعہ مغرب کی اذان سنتے سنتے، یہ کہتے ہوئے کہ:

دیکھنے والو جی بھر کے دیکھو مجھے

پھر نہ کہنا کہ اختر میاں چلے گئے

اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

**اے میری پیاری ماں اور بہنو!**

اس سے بڑھکر کیا ہوگا حادثہ بریلی میں
چاند اعلی حضرت کا چھپ گیا بریلی میں
صرف چند گھنٹوں میں کیسے آگئے عاشق
تین کروڑ کا مجمع دیکھئے بریلی میں

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی نماز جنازہ ۸ ذی القعدہ ۱۴۳۹ ہجری مطابق ۲۲ جولائی ۲۰۱۸ عیسوی بروز اتوار ۱۱ بجے دن اسلامی انٹر کالج میں ادا کی گئی آپکی نماز جنازہ آپ کے فرزند ارجمند حضرت علامہ ومولا نا مفتی محمد عسجد رضا خان قادری صاحب قبلہ نے پڑھائی اور ازہری گیسٹ ہاؤس بریلی شریف میں سپرد خاک کیے گئے۔

ابر رحمت تیری مرقد گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر
قوم کے ایمان و حرمت کے نگہباں زندہ آباد
زندہ آباد اے مفتی اختر رضا خاں زندہ آباد

**وما علینا الا البلاغ**



**نویں تقریر**

## اصلاح معاشرہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذي فضل سيدنا و مولانا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم على العلمين جميعا اقامه يوم القيامة للمذنبين المتلوثين الخطائين الهالكين شفيعا اما بعد!

فقد قال الله تعالي في القرآن المجيد والفرقان الحميد، فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم، بسم الله الرحمٰن الرحيم، من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا اولئيک لهم عذاب مهين، صدق الله المولانا العظيم وبلغنا رسوله الكريم۔

ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکادیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

(سورۃ لقمان آیت نمبر ۶، ترجمہ کنزالایمان)

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا

شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

علم عمل کی یہ کوتاہی قلب ونظر کی یہ گمراہی

آج کا انسان توبہ توبہ کتنا ہے انجام سے غافل

**خواتین ملت اسلامیہ!**

آج میری تقریر کا عنوان ہے: اصلاح معاشرہ۔

**میری ماں اور بہنو!** آیئے کچھ سننے اور سنانے سے پہلے اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضور رحمت اللعالمین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، طٰہٰ ویٰسین حضور اکرم نور مجسم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگا بیکس پناہ میں ایک بار عقیدت ومحبت کے ساتھ درود شریف کا نذرانہ پیش کرلیں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**اللھم صل علی سیدنا وشفیعنا ونبینا ومولانا محمد معدن الجود والکرم منبع العلم والحلم والحکم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔**

**خواتین ملت اسلامیہ!** اصلاح معاشرہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر ہماری بے پناہ توانائیاں صرف ہورہی ہیں، مدارس اسلامیہ، مسلم تنظیمیں، فلاحی انجمنیں اور رفاہی ادارے سب اصلاح معاشرہ کے کام میں لگے ہوئے ہیں، پھر بھی معاشرے میں کوئی تبدیلی نہیں ہورہی ہے بلکہ معاشرہ دن بدن زوال کی طرف بڑھتا جارہا ہے، بے پردگی بڑھ رہی ہے، فحاشی پھیل رہی ہے، جرائم کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے، منشیات کا رواج بڑھتا جارہا ہے، ناجائز ذرائع آمدنی کا سلسلہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے، شادی بیاہ اور دوسری تقریبات میں غیر شرعی رسوم پر عمل کو فروغ مل رہا ہے، ہماری معاشرتی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر اطمنان کا اظہار کیا جاسکے، سوال یہ ہے کہ تمام تر کوششوں کے باوجود اصلاح معاشرہ کی مہم ناکام کیوں ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارے علما کی تقریریں بیکار جارہی ہیں، ہماری تنظیموں کی طرف سے منعقد کیے جانے والے جلسے و سیمنار اور کانفرنسیں اپنا ہدف حاصل نہیں کرپارہی ہیں، اس ناکامی پر کسی شاعر کا یہ حسرت ناک شعر پوری طرح صادق آتا ہے:

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اطبائے قوم نے کبھی غور کیا کہ ان کے نسخے اتنے بے اثر کیوں

ہیں نسخہ غلط ہے یا مرض کی تشخیص صحیح نہیں ہے، طریقۂ علاج میں خامی ہے یا دوائیں موثر نہیں رہیں، کچھ تو بات ہے جو اصلاح معاشرہ کی یہ مہم فلاپ شو ثابت ہورہی ہے، اصلاح معاشرہ کے سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ ہر شخص پر خود اپنی اصلاح کی ذمہ داری ہے، اب اگر ہر فرد اس ذمہ داری کو محسوس کرلے کہ نماز ہم پر فرض ہے ہمیں اسکی ادائیگی کرنی ہے، روزہ ہم پر فرض ہے ہمیں اسے رکھنا ہے، زکواۃ ہم پر فرض ہے ہمیں اس کی ادائیگی کرنی ہے، حج ہم پر فرض ہے ہمیں حج کی ادائیگی کرنی ہے، ماں باپ کی تعظیم وتکریم ہم پر لازم ہے ہمیں انکی تعظیم وتکریم کرنی ہے، اگر ہر فرد محسوس کرلے کہ ہمیں اولادوں کی صحیح پرورش کرنی ہے، ہمیں خود بھی جہنم کی آگ سے بچنا ہے اور اولادوں کو بھی بچانا ہے، اگر ہر فرد یہ محسوس کرلے کہ ہمیں اپنی عزت وعظمت کی حفاظت کرنی ہے، تو کسی دوسرے کو یہ تکلیف اٹھانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔

لیکن ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہم نماز پنجگانہ بلا عذر چھوڑ دیتے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ رسول کا دامن نہیں چھوڑیں گے، ہم رمضان کے روزے بلا عذر چھوڑ دیتے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے، ہم فرائض کو فراموش کردیتے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ خواجہ کا دامن نہیں چھوڑیں گے، ہم قرآن کی تلاوت چھوڑے بیٹھے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کا دامن نہیں چھوڑیں گے، ہم تلاوت

قرآن چھوڑے بیٹھے ہیں اور نعرہ لگاتے ہیں کہ مفتی اعظم کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** مجھے کہہ لینے دیا جائے کہ درحقیقت ہم نے رسول کا دامن پکڑا ہی نہیں ہے تو چھوڑنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے، ہم نے غوث کا دامن پکڑا ہی نہیں ہے تو چھوڑنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے، ہم نے خواجہ کا دامن پکڑا ہی نہیں ہے تو چھوڑنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** جس دن ہمارے ہاتھ میں دامن رسول آ گیا، جس دن ہم دامن رسول سے وابستہ ہو گئے، اس دن ہم نماز کے پابند ہوجائیں گے، جس دن ہمارے ہاتھ میں دامن غوث اعظم آ گیا اس دن فرائض کو ترک کرنا تو دور کی بات ہے ہم سنت کو بھی نہیں چھوڑینگے، جس دن ہم خواجہ غریب نواز کے دامن سے لپٹ گئے کوئی بھی کام خلاف شرع کام نہیں کرینگے، جس دن ہم دامن رسول سے وابستہ ہو گئے دنیا ہماری ٹھوکر میں ہوگی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** سچ تو یہ ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کے احساس سے یکسر عاری ہو چکے ہیں اور دوسروں کی اصلاح کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

**میری ماں اور بہنو!** یاد رکھنا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے

انسان سے خود اسکی ذات کے متعلق پوچھا جائے گا کسی دوسرے سے متعلق سوال کا مرحلہ بعد میں آئے گا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال نہ کرلیا جائے گا۔

❁ پہلا سوال عمر کے متعلق ہوگا کہ زندگی کے ماہ وسال کہاں ضائع کئے۔

❁ دوسرا سوال جوانی کے متعلق ہوگا کہ کس چیز میں کھوئی۔

❁ تیسرا سوال مال کے متعلق ہوگا کہ کہاں سے کمایا۔

❁ چوتھا سوال یہ ہوگا کہ مال کہاں خرچ کیا۔

❁ پانچواں سوال یہ ہوگا کہ جو باتیں وہ جانتا تھا ان پر کتنا عمل کیا۔

جولوگ دنیا میں اپنی انفرادی ذمہ داری سے کما حقہ سبکدوش ہوں گے ان کے لیے جنت کا وعدہ بھی ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا:

اگر تم مجھ سے کچھ باتوں کو وعدہ کرلو تو میں تمہارے لیے جنت کی

ضمانت لیتا ہوں۔

﴿۱﴾ جب بات کرو تو سچ بولو۔

﴿۲﴾ جو وعدہ کرو اسے پورا کرو۔

﴿۳﴾ اگر تمہارے پاس امانت رکھوادی جائے تو اس کو ادا کرو۔

﴿۴﴾ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

﴿۵﴾ نظریں نیچی رکھو۔

﴿۶﴾ اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکو۔

اسی طرح اور ایک روایت میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اپنی اصلاح کے بعد اب مرحلہ اپنے متعلقین کی اصلاح کا ہے، عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ اہل خانہ کی فکر تو کرتے نہیں اور پوری دنیا کی بدعملی پر مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہیں، حالانکہ پاک پروردگار عالم نے قرآن مجید فرقان حمید میں صاف صاف فرما دیا ہے کہ اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے ڈراؤ۔ (سورۃ التحریم آیت نمبر ۶)

اپنی اصلاح کے بعد انسان پر خود اس کے گھر والوں کی اصلاح کی ذمہ داری ہے اور گھر والوں میں بھی اولاد کی ذمہ داری پہلے ہے بعد میں دوسروں کی ذمہ داری ہے جو لوگ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتے ہیں اور انہیں حسن اخلاق کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں، اچھی تعلیم دیتے ہیں ان کے بڑے فضائل میں حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور اسکی تعلیمات پر عمل کیا اسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ عمدہ ہوگی۔

ماں باپ کو یہ فضیلت اس لیے حاصل ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دی اور اس پر عمل کرنا سکھایا۔

ایک حدیث شریف میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی باپ نے اپنے بیٹے کو حسن ادب سے بڑھکر کوئی تحفہ نہیں دیا۔

والدین کو حکم ہے کہ اپنے بچوں کو کم سنی ہی سے دین پر چلنے کی تربیت دیں۔

ارشاد نبوی ہے کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو، جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز چھوڑنے پر ان کو مارو۔

اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح کے بعد اب دوسروں کی اصلاح کا نمبر آتا ہے سب سے پہلے پاس پڑوس کو دیکھیں کہ لوگ دین پر چل رہے ہیں یا نہیں، ان کے اخلاق اچھے ہیں یا نہیں، انکے معاملات درست ہیں یا نہیں، ایسا نہیں کہ وہ صحیح راستے سے بھٹکے ہوئے ہوں، اس صورت میں ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم انکی رہنمائی کریں، دین پر چلنے میں انکی مدد کریں، اگر وہ تعلیم سے بہرہ ہیں تو انہیں تعلیم کے جوہر سے آراستہ کریں، اخلاق سے عاری ہوں تو ان کو اچھے اخلاق سکھائیں، انکے معاملات خراب ہوں تو انہیں احکام شرعیہ سے آگاہ کریں۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج سماج میں بسنے والے مرد وعورت فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہے ہیں، نماز ادا کرنے میں کوتاہی کر رہے ہیں، روزہ رکھنا ان پر گراں گزرتا ہے، سنت رسول پر عمل پیرا ہونا مشکل سمجھتے ہیں۔

**میری پیاری ماں اور بہنو!** محفل میلاد منعقد کرنا بلاشبہ باعث ثواب ہے لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے، محرم کا کھچڑا پکانا اور سبیل لگانا باعث ثواب ضرور ہے لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے، مقدس راتوں میں شب باشی کر کے نوافل اور تسبیح تہلیل کا اہتمام کرنا بلاشبہ باعث اجر وثواب ہے لیکن اس سے زیادہ اہم فرض نماز کی ادائیگی ہے لیکن جب ہم اپنے سماج کا جائزہ لیتے ہیں تو اندازہ ہوتا

ہے کہ ہماری ماں اور بہنیں نیاز وفاتحہ میں دھیان تو دیتی ہیں لیکن نماز ادا کرتے نظر نہیں آتیں، محرم کا کھچڑا اور سبیل لگانے میں دھیان تو دیتی ہیں لیکن نماز ادا کرتے نظر نہیں آتیں۔

**میری اسلامی ماں اور بہنو!** یاد رکھنا کہ کل بروز قیامت سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا اس لیے میں کہتی ہوں کہ تم نذر و نیاز اور فاتحہ کا اہتمام ضرور کرو لیکن نمازیں بھی ادا کیا کرو، تم میلا د النبی خوب دھوم دھام کے ساتھ منعقد کرو لیکن نمازیں بھی ادا کیا کرو، تم محرم کا کھچڑا خوب شوق سے بناؤ لیکن نمازیں بھی ادا کیا کرو۔

خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں نماز پڑھنے، روزہ رکھنے، شریعت وسنت کی اشاعت کرنے، بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے، اپنے ماں باپ کی خدمت کرنے اور معاشرے سے برائیوں کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

**وما علینا الا البلاغ**





## دسویں تقریر

# اسلام میں پردہ کی اہمیت

الحمد لله رب المصطفیٰ،محب المرتضیٰ، خالق الارض والسماء، والصلواة والسلام علی خاتم الانبیاء الذي كان نبیا وآدم بین الماء والطین وعلی آله،واصحابه،وازواجه، وبناته، وذرياته ،واولیاء امته، ذی الدرجات والعلی امابعد!

فقد قال الله تبارك وتعالی في القرآن المجيد والفرقان الحميد، فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم ،بسم الله الرحمن الرحيم ، و قرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج من الجاهلیةالاولی۔

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳،ترجمہ کنزالایمان)

کبھی غیرت انسانی کا سوال آتا ہے
بنت زہرا تیرے پردے کا خیال آتا ہے

درمیان لاشوں کے تنہا نظر آتے ہیں حسین
جب کہ عاشور کے سورج پہ زوال آتا ہے
موت کس سوچ میں ہے لاشۂ اکبر پہ کھڑی
کیا پیمبر کی جوانی کا خیال آتا ہے
یہ علمدار کا بیٹا ہے کہ پانی جو ملے
جا کے سجاد کی زنجیر پہ ڈال آتا ہے
یہ خلافت ہمیں حق چھننے کا افسوس نہیں
بس گواہی کی شرافت کا خیال آتا ہے
نیام میں رہنے تلوار علی ابن رسول
موت کی بات کو اصغر تیرا ٹال آتا ہے

**خواتین ملت اسلامیہ!** آج میری تقریر کا عنوان ہے: اسلام میں پردے کی اہمیت۔

آئیے کچھ سننے اور سنانے سے پہلے انتہائی خلوص ومحبت کے ساتھ گنبد خضریٰ کی جانب لولگا کر بھیک دینے والے آقا وداتا، مدینے کے تاجدار، دونوں عالم کے مالک ومختار، ہم غریبوں کے غم گسار، سید ابرار واخیار، آقائے نامدار، شہنشاہ ذی وقار، رحمۃ اللعالمین، طٰہٰ ویسین، انیس بے کساں، چارہ ساز دردمنداں، کونین میں سب سے انوکھے اور سب

سے نرالے مائی حلیمہ کے گود کے پالے، سیدہ آمنہ کے راج دلارے، حضرت عبداللہ کے جگر پارے یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ناز میں ہدیۂ درود وسلام پیش کرلیں۔

پڑھیں بآواز بلند:

**اللهم صلى على سيدنا و شفيعنا و نبينا و مولانا محمد و بارک وسلم صلوا عليه صلاة وسلاما عليک يا رسول الله۔**

**خواتین ملت اسلامیہ!** بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ظلم وستم عروج پر تھا، انسان تھے مگر انسانیت نہ تھی، آدمی تھے مگر آدمیت نہ تھی، ملک عرب میں جاہلیت کا دور دورہ تھا، بے حیائی اور بدکاری عام تھی، خواتین فحاشی اور عریانیت کے سیلاب میں بہتی جارہی تھیں، عورت صرف شہوت کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی، بدکاری اور بے پردگی اپنے شباب کی حدیں پار کرچکی تھی، عورتیں اپنے جسم کا نشیب وفراز ظاہر کرکے بازاروں اور گلی کوچوں میں پھرا کرتی تھیں، اسلام نے اسی عریانی اور فحاشی پر حرمت کی ایسی دیوار قائم کردی کہ دنیا کوئی طاقت ان دیواروں کو گرا نہیں سکتی۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پردے کی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

**”وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى“**

**ترجمہ:** اپنے گھروں میں ٹھہری رہواور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

پھرارشادفرمایا:

**"وقل للمؤمنات یغضضن من أبصارهن ویحفظن فروجهن ولا یبدین زینتهن"۔**

**ترجمہ:** اے میرے محبوب! اور مسلمان عورتوں کوحکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

(سورۃالنور،آیت نمبر ٣١،ترجمہ کنزالایمان)

**خواتین ملت اسلامیہ!** اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے عورت کے لیے بہت بڑا انعام ہے، اسی پردے میں عورت کی عزت ہے، یہی عورت کی حیا کی حفاظت کا ذریعہ ہے، جوعورت پردہ کرتی ہے اللہ تعالی اس کودنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتیں عطا کرتا ہے، جن میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالی ایسی عورت سے راضی ہوجاتا ہے، ظاہر ہے کہ ایک عورت کے لیے اس سے بڑھکر نعمت اور خوشی کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالی اس سے راضی ہوجائے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضوراکرم نورمجسم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا:

"المرأة عورت فاذا خرجت استشرفها الشیطان"۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث ۱۱۷۳)

کہ عورت سراپا پردے میں رہنے کی چیز ہے، لہٰذا عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چہار دیواری میں گوشہ نشیں رہے، بلا ضرورت چھت پر بار بار نہ چڑھے، اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے یعنی اتنی آواز میں گفتگو نہ کرے کہ اس کی آواز چہار دیواری سے باہر چلی جائے، بلا ضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے، جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کر دے، شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے، اگر کسی ضروت کے تحت گھر سے نکلنا پڑے تو باپردہ نکلے، اپنی غربت وافلاس کو چھپائے رکھے، بلکہ جو اسے جانتا ہو اس کے سامنے اپنی غربت کا اظہار نہ کرے، اصلاح نفس اور گھریلو معاملات کی درستی میں انتہائی کوشش کرے، نماز وروزے کی پابندی کرے، اپنے عیوب پر نظر رکھے، دینی معاملات میں خوب غور وفکر کرے، خاموشی کی عادت بنائے، نگاہیں نیچی رکھے، اپنے دل میں رب جبار کا خوف پیدا کرے، کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرے، شوہر کو رزق حلال کمانے کی ترغیب دلائے، شوہر سے تحائف وغیرہ کی زیادہ فرمائش نہ کرے، اپنی حالت اور خوراک کے معاملے میں خود کو تسلی دے، جب شوہر کا

دوست گھر میں آنے کی اجازت چاہے اور شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اسے آنے کی اجازت نہ دے اور اپنے نفس اور شوہر سے غیرت کرتے ہوئے اس سے زیادہ بات نہ کرے، بدزبانی و فحش کلامی نہ کرے، صبر وشکر کا دامن کبھی نہ چھوڑے، شرم وحیا کو لازم پکڑے، بے پردگی سے نفرت کرے، اور ہر حال میں باپردہ رہنے کی کوشش کرے۔

کیونکہ پردہ کرنے میں احکام خدا اور رسول کی اطاعت ہے، پردہ دلوں کی طہارت کا سبب ہے، پردہ عفت و پاکدامنی کی نشانی ہے، پردہ ایمان کی علامت ہے، پردہ حیا کی علامت ہے، پردہ حیا کا محافظ ہے، پردہ غیرت کا تقاضا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** بے پردگی سے بچو کیونکہ بے پردگی اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے، بے پردگی جہنم میں لے جانے والا کام ہے، بے پردگی بروز قیامت اندھیرے کا باعث ہے، بے پردگی نفاق کا سبب ہے، بے پردگی اللہ عزوجل کو پسند نہیں، بے پردگی معاشرے میں فحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے، بے پردگی رسوائی کا باعث بنتی ہے، بے پردگی شیطانی کام ہے، بے پردگی غیروں کی سازش ہے، بے پردگی زمانۂ جاہلیت کی یاد دلاتی ہے، بے پردگی فطرت کے برعکس ہے، بے پردگی میں انسانی تہذیب کی تذلیل وتنزلی ہے، بے پردگی بے شمار برائی کی اصل ہے، بے پردگی حیا وغیرت کے

خاتمے کا سبب ہے، بے پردگی نوجوان نسل کی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے، بے پردگی بسا اوقات خاندانوں میں پھوٹ کا باعث بن جاتی ہے، بے پردگی آنکھوں کے زنا کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** اب میں ان نیک خواتین کا تذکرہ کرنے جارہی ہوں جنہوں نے مشکل حالات میں بھی پردے کا اہتمام کیا، ایک نیک خاتون جنہیں ام خلاد کہا جاتا تھا، انہوں نے بیٹے کی شہادت کی خبر کے باوجود پردے کا اہتمام کیا، ان کا بیٹا رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا ہوا تھا، جنگ کے بعد تمام مسلمان واپس آ گئے لیکن ام خلاد کا بیٹا واپس نہیں آیا، وہ عالم حیرانی و پریشانی میں گھبرائی ہوئی دوڑتی ہوئی رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچی اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں گئے تھے سب واپس آ گئے لیکن میرا بیٹا ابھی تک واپس نہیں آیا ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے جواب دیا کہ تمہارا بیٹا اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا ہے، اب بیٹے کی موت کی خبر اس پر بجلی بن کر گری، ام خلاد نے بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر جس صبر وضبط سے کام لیا وہ قابل تعریف ہے۔

**میری پیاری اسلامی بہنو!** اسی عالم میں کسی شخص نے ام خلاد سے

کہا اے خاتون تم اتنی پریشانی کے عالم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی ہو پھر بھی اپنے چہرے پر نقاب ڈالنا نہیں بھولیں، تو ام خلاد نے جو جواب دیا وہ قابل تعریف ہے، انہوں نے کہا کہ ابھی میرا بیٹا فوت ہوا ہے میری حیا فوت نہیں ہوئی ہے یعنی ابھی تو صرف میرے بیٹے کا جنازہ نکلا ہے میری حیا کا جنازہ نہیں نکلا ہے۔ (سنن ابوداوٗد، کتاب الجہاد، باب فضل قتال الروم، جلد ٣، صفحہ ٥، رقم الحدیث ٢٤٨٨)

## ایک نیک خاتون نے اپنی عزت وناموس کی خاطر چور کو قتل کردیا

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ملک شام میں ایک عورت قاضی ضحاک بن قیس رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا کہ کسی شخص نے سردیوں کی رات میرے دروازے کو زبردستی کھولنا چاہا، میں نے چیخ وپکار کی کہ شاید کوئی سن لے لیکن کسی نے نہ سنا، پھر میں نے ایک تدبیر کی اور دروازہ کھولدیا، جوں ہی اس نے دروازے میں داخل ہونے کی کوشش کی میں نے چکی کا پاٹ اٹھایا اور اس کے سر پر دے مارا، اور اس طرح سے اسے کیفر کردار تک پہنچادیا، قاضی ضحاک نے اسکی ساری باتوں کو بغور سننے کے بعد ایک سپاہی اسکے ہمراہ بھیجا، جب سپاہی اس کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ واقعی ایک چور مرا پڑا ہے اور اس کے اردگرد مال ومتاع بھی ہے، پھر قاضی نے اس کا

خون معاف کر دیا۔

## ایک نیک خاتون نے اپنی عزت کی خاطر مہمان کو قتل کر دیا

**خواتین ملت اسلامیہ!** حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص قبیلہ ہذیل کے ہاں مہمان بنکر ٹھہرا، انہوں نے اپنی باندی کو لکڑیاں لانے کے لیے جنگل کی طرف بھیجا، مہمان کو اسکی شخصیت پسند آ گئی اور اسکے پیچھے چل پڑا، پھر اپنی ہوس کو اس سے پورا کرنا چاہا لیکن اس نے سختی سے منع کر دیا، مہمان نے لڑکی کو دبوچ لیا، بڑی مشکل سے لڑکی نے اپنے آپ کو اس کی پکڑ سے آزاد کیا اور ایک پتھر لیکر مہمان کے سر پر دے مارا، پس وہ مر گیا، پھر باندی نے گھر پہنچ کر ان کو ساری روداد سنائی، لڑکی کے اہل خانہ حضرات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار خلافت میں پہنچے اور آپ کو سارا ماجرا سنایا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے کسی تفتیش کرنے والے کو جائے واردات پر بھیجا اور ان آثار سے معاملہ یقین کی حد تک پہنچ گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ در حقیقت اسے اللہ نے قتل کیا ہے، لہٰذا اس کا خون معاف ہے۔

(بحوالہ خواتین اسلام کے ایمان افروز واقعات)

**خواتین ملت اسلامیہ!** دیکھا آپ نے کہ نیک خواتین نے کس

طرح اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کی اور پردے کا سخت اہتمام بھی کیا، اسی لیے میں آپ حضرات سے گزارش کرتی ہوں کہ تنہا جنگل جانے اور تنہا رات کو گھر میں سونے سے پرہیز کرو اور راہ چلتے وقت اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور ہرگز کسی غیر مرد کی طرف نگاہ نہ اٹھاؤ اگرچہ وہ اندھا ہی کیوں نہ ہو۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہما سید دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبدالرحمٰن ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں وہ تو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتے تو پھر پردہ کیوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو تم تو انہیں دیکھ سکتی ہو۔ (ترمذی شریف)

**خواتین ملت اسلامیہ!** دیکھا آپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی سختی سے پردے کا حکم دیا۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** مذکورہ واقعہ سے دو نصیحتیں ملتی ہیں ایک تو یہ کہ ہمیں خود پردے میں رہنا ہے، دوم یہ کہ غیر مردوں کی طرف نگاہ کرنے سے بھی بچنا ہے۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** جب تم اپنے گھروں سے نکلا کرو تو

موٹے اور دبیز کپڑے پہن کر نکلا کرو، پتلے اور ململ قسم کے کپڑے پہن کر یا اوڑھکر ہرگز ہرگز اپنے گھروں سے نہ نکلا کرو۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالی عنہا باریک دوپٹہ اوڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کے دوپٹہ کو چاک کر دیا اور فرمایا کہ تجھے خبر نہیں کہ اللہ عزوجل نے سورۂ نور میں کیا فرمایا ہے اور اس تنبیہ کے بعد ایک دبیز چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کی۔

**خواتین ملت اسلامیہ!** آپ یہ مکمل ارادہ کرلو کہ ہمیں ہر حال میں پردے کا اہتمام کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پردہ کرنے میں ہے، رسول اللہ کی رضا پردہ کرنے میں ہے، صحابۂ کرام کی رضا پردہ کرنے میں ہے، تابعین کی رضا پردہ کرنے میں ہے، اولیا اللہ کی رضا پردہ کرنے میں ہے، والدین کی رضا پردہ کرنے میں ہے، شوہر کی رضا پردہ کرنے میں ہے، ہم سب کا بھلا پردہ کرنے میں ہے اسی لئے میں کہتی ہوں:

یوں جسم کو دکھا کر سر سے ردا ہٹا کر

خود کو بنا سجا کر سڑکوں پر مت چلا کر

عورت تو وہ ہے کہ ہر غیر کی نظر سے

خود کو بچائے رکھے جامے میں اپنے آکر

عفت اور عظمت پردے کی ہے بدولت

پردہ ہے تیری عزت عزت کو رکھ بچا کر

تیری یہ کج ادائی تیری یہ بے حیائی

میری بہن حیا کر میری بہن حیا کر

**وماعلینا الاالبلاغ**



## برائے ایصال ثواب

۞ مرحوم سبراتی میاں

۞ مرحومہ جمیلہ خاتون

والدین کریمین:

۞ محمد منظور

۞ محمد عثمان

۞ محمد شمس الدین

رجگڑ ہا، گریڈیہ، جھارکھنڈ۔



